عورتوں کو کس فیلڈ میں جانا چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ہالینڈ 2012ء کے موقع پر

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ عورت کو اپنا کیریئر بنانے میں کس حد تک اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر وہ کیریئر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیا پر حرف نہ آئے۔ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ ۔ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر KLM میں ائر ہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہنتی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائینٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ تو بن سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو کریمینل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2012ء)

کیا لڑکیوں کو جرنلزم میں جانا چاہئے

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لڑکیوں کو جرنلزم میں جانے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا :بالکل اجازت ہے ۔ اخباروں میں لکھوگی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کرسکوگی۔ مَیں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو۔ مضامین لکھواور جو بھی اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2012ء)

حضرت مریم کے کردار اور طرز عمل کو سامنے رکھیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 مئی 2012ء کو واقفاتِ نو یو۔کے کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

آپ میں سے بہت ساری واقفاتِ نو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے۔ اور ایک واقفہ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہ نما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التحریم کی آیت 13 میں انہیں ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے: اَلَّتِیۡ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِنَا ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جس نے اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا۔

اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفہ نو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کی حفاظت کرنے میں راہنمائی کریں۔ پس وہ طرز جس میں آپ اپنی زندگی کو ڈھالتی ہیں اور وہ دوستیاں جو آپ بناتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہوں چاہے آپ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں یا کسی کالج میں یا کسی بھی دوسری جگہ میں آپ کا کردار اعلیٰ ترین درجہ کا ہونا چاہئے۔ خاص طور پر لڑکوں اور مردوں سے واسطہ پڑنے پر آپ کا طرز عمل ایسا ہونا چاہئے کہ فوری طور پر وہ یہ سمجھ جائیں کہ باوجود اس کے کہ اس لڑکی نے اس سوسائٹی میں زندگی گزاری ہے یہ لڑکی کسی بھی غیر اخلاقی، بیہودہ اور ناپسندیدہ اعمال میں ملوث نہیں ہوگی جو کہ عموماً آج کی سوسائٹی میں نظر آتے ہیں۔ پس کوئی مرد آپ کی طرف ناپاک طریق سے نہ دیکھ سکے۔ بلکہ آپ کا طرز عمل ایسا اعلیٰ ہونا چاہئے کہ وہ آپ کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہو جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 جون 2012ء)

حالات حاضرہ سے باخبر رہیں

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ نے جامعہ احمدیہ کے طلباء کو نصائح فرمائیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا TV پر خبروں کی دو منٹ کی Headline ہی سن لیا کرو۔ حالات کا پتہ ہونا چاہئے۔ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس کی خبر رہنی چاہئے ...... اپنے اپنے ملک کے بارہ میں تو معلومات ہونی چاہئیں۔ تبھی تو پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ انٹگریٹ (integrate) نہیں ہوتے ہمارے اندر سموئے نہیں جاتے۔ جذب نہیں ہوتے۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ وہ انٹگریٹ سے یہ بھی مراد لیتے ہیں کہ ہماری جو عورتیں ہیں پردہ وغیرہ نہ لیا کریں۔ جیسا کہ بیلجیم میں پچھلے دنوں یہ مسئلہ ہوا تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اس کو پھر انٹگریشن نہیں کہنا چاہئے۔ اس کو بے حیائی کہنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اگر ان کو Realize کرواؤ۔ ان سے پوچھو کہ تم انٹگریشن کو کس طرح Define کرتے ہو تو پھر یہ لوگ شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ مان بھی جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بیان کرنا نہیں آتا۔ ان سے ملتے نہیں ہیں۔ میل جول نہیں ہے۔ ہم علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ Isolate ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جولائی 2012ء)

اگر مردوں سے رابطہ ضروری ہو تو کیا کریں؟

❁ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ عورتوں کا اس معاشرہ میں ضرورت کے تحت باہر نکلنا اور مردوں سے رابطہ کرنا بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ نیز اگر مرد شک کی نظر سے دیکھے تو اس بارہ میں کیا ہدایت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: علاج کے لئے جانا ہے ڈاکٹر کے پاس وہ مجبوری ہے، سودا سلف کے لئے جانا ہے، بازار میں شاپنگ کے لئے جانا ہے۔ مجبوری ہے تو جاؤ کس نے روکا ہے لیکن حیادار لباس پہن کے جاؤ......

حدیث میں آیا ہے کہ غیر مردوں سے بات بھی کرنی ہے تو اپنے لہجے کو اتنا سخت کر کے عورت بولے کہ کسی کے دل میں غلط خیال پیدا نہ ہو۔ اگر تم سڑک پر کھڑی ہو کر دوستانہ انداز میں کسی واقف کار سے یا دکاندار سے باتیں کرنے لگ جاؤ گی تو وہ شک کی نظر سے تمہیں دیکھیں گے۔ لیکن اگر تمہارا اپنا رویہ غیر مردوں سے ایسا سخت ہوگا حدیث کے مطابق تا کہ کسی کو جرأت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

میڈیکل میں جانے کے بارہ میں ہدایت

❁ ایک واقفہ نَو نے تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ وہ میڈیسن سٹڈی کرنا چاہتی ہے کیا اس کی اجازت ہے ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خواہش ہے اور اس کے مطابق نمبر آتے ہیں تو ضرور کرو۔ لیکن سٹڈی ''چیک ریپبلک'' یا باہر جا کے نہیں کرنی۔ اگر جرمنی میں داخلہ ملتا ہے تو کرنی ہے۔ لڑکیاں وہاں اکیلی نہیں جائیں گی۔ میڈیکل تو کر سکتی ہو لیکن اسی ملک میں رہتے ہوئے۔ ماں باپ جہاں جانے کی اجازت دیتے ہیں لیکن دوسرے ملک میں جا کے نہیں۔

❁ ایک دوسری واقفہ نَو نے بھی تعلیم کے متعلق سوال کیا کہ بہت واقفات نَو میڈیکل اور میڈیا میں سٹڈی کر رہی ہیں۔ ان کے علاوہ کس فیلڈ میں جانا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرنلزم میں بھی جا سکتی ہو۔ ٹیچنگ میں جا سکتی ہیں۔ سائنس میں ریسرچ میں جا سکتی ہیں۔ ٹیچنگ میں جہاں حجاب نہیں لینے دیتے تو جن صوبوں میں منع ہے وہاں کوئی اور پڑھائی کر لو۔ کسی مضمون میں ماسٹرز کر لو۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2012ء)

کام پر مردوں سے ہاتھ ملانا درست نہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ امریکہ 2012ء کے موقع پر احمدی طالبات کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی:

- ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو بلکہ تمام لجنہ کو گھر سے اپنے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں پردے کے بارہ میں توجہ دلائی۔ ان کو احمدی خواتین ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔

- کام پر، Job پر مردوں سے ہاتھ ملانے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو Logic حجاب کے متعلق ہے وہی Logic مردوں سے ہاتھ نہ ملانے میں بھی ہے۔ یعنی اگر آپ کسی غیر محرم کی آنکھوں سے بچتی ہیں تو اس کے ہاتھوں سے کیوں نہیں!

(الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2012ء)

ایسی ڈاکٹر بنیں جو مریض دیکھتی ہو

جرمنی میں یونیورسٹیز اور کالج کی طالبات کے ساتھ نشست میں ایک لجنہ نے اپنے میڈیکل کے Career کے حوالہ سے سوال کیا۔ اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرا خیال ہے آپ بہتر ہے کہ Practicing ڈاکٹر بننے کے لئے کوشش کریں۔ جس میں ریسرچ کرنی ہے اور کسی چیز میں Specialise کرنا ہے تو کریں۔ لیکن بہرحال ڈاکٹر ایسی ہونی چاہئے جو مریض دیکھتی ہو صرف ریسرچ کی لیبارٹری میں نہ بیٹھی رہتی ہو۔

ایک لجنہ نے سوال کیا کہ لیبارٹری میں سکارف لینے کی اجازت نہیں ہوتی مگر ایک لباس پورے جسم پر ہوتا ہے اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیبارٹری میں Experiment کرنے ہوتے ہیں کوئی حرج نہیں۔ نہ لیا کرو۔ لیکن اس کے باہر چھٹی نہیں ملے گی۔

احمدی خواتین کو پولیس سروس میں نہیں جانا چاہئے

اسی کلاس میں ایک لجنہ کے سوال کہ آیا عورتیں بھی پولیس کی نوکری کرسکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے نزدیک کچھ ایسے پروفیشن ہیں جو ایک

مذہبی خاتون کو جو پردہ حجاب پہنتی ہو، اس کو نہیں اختیار کرنے چاہئیں۔ کیونکہ وہاں آپ کو پولیس کی وردی پہننی پڑے گی اور پولیس کی وردی میں حجاب نہیں پہنا جاسکتا ہے۔ بلکہ آپ کو ٹراؤزر اور ٹی شرٹس اور جیکٹ پہننی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ صرف پی کیپ کا استعمال کرتے ہیں سو احمدی خواتین کو پولیس سروس میں نہیں جانا چاہئے۔ اس کو مردوں کے لئے ہی رہنے دینا چاہیے۔ میرے نزدیک کئی اور پروفیشن ہیں جو ایک احمدی خاتون اختیار کر سکتی ہے۔

سوشل ورکر بن کر انسانیت کی خدمت کریں

اسی لجنہ کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سوشل ورکر بن سکتی ہیں۔ کیونکہ اس میں آپ محروم اور ضرورتمند لوگوں کی خدمت کرتی ہیں۔ آپ ہیومینیٹی فرسٹ میں شامل ہو سکتی ہیں۔ ہمیں ایسی لڑکیوں کی ضرورت ہے جو افریقہ کے کچھ علاقوں میں بسنے والے غرباء کی مدد کریں۔

کیا عورت الیکشن میں حصہ لے سکتی ہے؟

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا عورت الیکشن میں حصہ لے سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ضرورت ہے گندی Politics میں جانے کی؟ مردوں کو کھڑا ہونے دو۔ جو باہر کے کام ہیں مردوں کو کرنے دو۔ اپنے مردوں کو آئیڈیاز Feed کرو۔ سوال یہ ہے کہ آئیڈیاز (Ideas) اگر اچھے ہوں تو ہر کوئی قائل ہو جاتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے اچھے آئیڈیاز ہوں

اور قائل نہ کر سکیں۔ لوکل جرمنز کی کتنی سیٹیں ہیں پارلیمنٹ میں؟ کتنے مرد ہیں اور کتنی عورتیں ہیں؟ میں نے ہمبرگ کی پارلیمنٹ میں دیکھا ہے یا برلن میں۔ وہاں تو ففٹی ففٹی والی کوئی ریشو (Ratio) نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کے پاس آئیڈیاز ہیں تو پیچھے بیٹھ کر آئیڈیاز (Ideas) دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 اگست 2012ء)

مومنہ عورت کا وقار پردہ سے ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 جون 2012ء کو امریکہ میں خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اب میں اسلام کی اس تعلیم کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا جس کا ایک مومنہ عورت کے وقار سے تعلق ہے۔یعنی پردہ کا حکم، پردے کا حکم صرف 1400 سال قبل کی خواتین کے لئے نہیں آیا تھا، یا صرف ایشیا یا تیسری دنیا کی خواتین کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ پردہ ہر مسلمان عورت پر فرض کیا گیا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والی ہو یا کسی بھی زمانے سے تعلق رکھتی ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ نور آیت 32 میں فرماتا ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ اٰبَآئِهِنَّ أَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِىْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِىْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُوْلِى الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَاءِ

وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ (النور:32)

اور تو مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ ان مومنات میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور آنحضرت ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کرتی ہیں اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے والی ہیں تو پھر یہ تعلیم آپ کیلئے اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ یہ آنحضرت ﷺ کے دور کی خواتین کیلئے تھی۔

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں یہ حکم تمام مسلمان خواتین کے لئے ہے چاہے وہ کسی بھی خطہ ارض کی رہنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں یہ بھی واضح کر دوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان احکامات سے قبل مردوں کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور مرد عورتوں کو کسی بھی طور پر بری نظر سے نہ دیکھیں۔ اس لئے اسلام نے کوئی نا انصافی نہیں کی اور نہ ہی طرفداری کی ہے۔

جنگوں میں عورتوں نے بڑے عظیم کام کئے

اسی طرح یہ بھی واضح ہو کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ عورتیں صرف گھر کی چار دیواری میں محصور ہو کر رہ جائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کیوں کہتے کہ آدھا ایمان عائشہ رضی اللہ عنھا سے سیکھو اور لوگ سیکھا بھی کرتے تھے۔ یہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بعض اوقات ایسی مجالس سے بھی خطاب فرمایا کرتی تھیں جن میں مرد بھی بیٹھا کرتے تھے۔ تا کہ ان سے اسلام سیکھا جائے۔ پھر جنگوں میں بھی عورتوں نے بڑے وقار اور بڑے جذبہ کے ساتھ اپنے فرائض کو نبھایا اور مختلف کام سرانجام دیئے۔ بعض خواتین کو جنگوں میں مرہم پٹی اور بعض دیگر خدمات سونپی گئیں۔ بعض خواتین نے تو جنگوں میں بھی باقاعدہ لڑائی میں بھی حصہ لیا۔ حضرت اُم عمارہؓ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک جنگ میں انہوں نے ایسی زبردست جنگی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا کہ مرد بھی ان کی بہادری پر حیران ہو کر رہ گئے۔ صرف آنحضرت ﷺ کو اس

بات کا علم ہوا کہ یہ حضرت اُم عمارہؓ ہیں جبکہ بعض دیگر مرد اس حیرانی میں یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ گویا کوئی جوان لڑکا جنگ لڑ رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپا ہوا تھا کہ احساس بھی نہ ہوتا تھا کہ کوئی عورت لڑ رہی ہے۔ اسی طرح ایک اور جنگ کے موقع پر حضرت ام عمارہؓ نے آنحضور ﷺ کو بچاتے ہوئے بہادری کے عظیم جوہر دکھائے اور بعض زخم ایسے کھائے کہ کوئی باہمت مرد بھی شاید ان زخموں کی تاب نہ لاسکتا اور اپنی اس اولوالعزمی کے نتیجہ میں آپؓ کو آنحضرت ﷺ کے تعریفی کلمات اور خوشنودی حاصل ہوئی۔

اس لئے آپ سب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں، ان پر عمل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ عنہا جیسا مقام حاصل کریں اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ ویسے ہی بیٹھے بیٹھے آپ اس مقام کو حاصل کر سکتی ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو ہر حال میں اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈالنا ہوگا۔ اس احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں، کسی قسم کے طنز اور مزاح سے آپ کے وقار کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔ اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں صرف تب جا کر آپ حقیقی مومنہ عورت کہلاسکتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف جلسہ میں ہونے کی وجہ سے پردہ نہیں کر رہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ

کوخوش کرنے کے لئے پردہ کررہی ہیں۔آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف لجنہ یا جماعتی کاموں کے لئے حجاب اور باوقار لباس نہیں پہنتیں۔آج آپ اس عہد کی تجدید کریں کہ کوئی بھی دنیا وی خواہشات آپ کو اپنے پردہ سے دور نہیں کر سکتیں۔جو بھی تنگی اور سختی جھیلنی پڑے یا آپ کو لوگوں کی طرف سے مذاق کا نشانہ بنایا جائے آپ قطعاً اس کی پرواہ نہ کریں گی۔ بلکہ آپ نے یہ عہد کرنا ہے کہ آپ یہ سب صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کررہی ہیں اور اس راہ میں آپ دنیا کی کسی بھی چکا چوند اور مادیت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار اور شرم وحیا کا حصہ ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مومنہ عورت کو اس کی پابندی کرنے کا حکم دیا ہے۔

پردے سے مراد سارے جسم کا پردہ ہے

مجھے بعض اوقات شکایات اور رپورٹیں ملتی ہیں کہ بعض عورتیں اپنے سروں کو اجلاسات کے موقع پر تو ڈھانپتی ہیں لیکن جب کسی شاپنگ مال جاتی ہیں بڑے تنگ اور فٹنگ والے کپڑے پہنتی ہیں، جینز پہنتی ہیں یا ایسی قمیصیں جو کہ بمشکل ان کی کمر تک آرہی ہوتی ہیں۔یاد رکھیں کہ ایسا پردہ اور ایسی بے حیائی آپ کا مذہب سے مذاق ہے۔ بہت سے مواقع پر میں نے احمدیوں کو توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف چہرے کے پردہ کا حکم نہیں دیا بلکہ تمام جسم کے پردہ کا حکم دیا ہے۔یہ بھی قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہے جو میں نے پیش کی ہے۔پس جب آپ اپنے گھر سے باہر جائیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ کھلا

اوورکوٹ پہنیں یا لمبی شال لیں اور یہ شال بھی پورے جسم کو ڈھانپتی ہو حتی کہ اس برقعہ کوٹ کے نیچے بھی آپ ٹی شرٹ یا چھوٹی سکرٹ نہ پہنیں۔ اگر ایسا نہ کریں تو نہ صرف یہ پردہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے آپ کی بے حیائی کا بھی اظہار ہورہا ہوگا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

اسلام کی پہچان حیا ہے

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے اور اسلام کی پہچان حیا ہے۔ ایسے افراد پر لعنت بھیجی گئی ہے جو پاکدامنی اختیار نہیں کرتے۔ لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کے لئے اور اسلام کی اصل تصویر پیش کرنے کے لئے آپ کو ہر صورت میں اپنے لباس میں ہر قسم کی کمی کو دور کرنا ہوگا اور ہر صورت اپنی عفت کی حفاظت کرنی ہوگی کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کا ایمان محفوظ ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بہت ہی معمولی معیار کا پردہ آپ سے صرف اس بات کا تقاضا کرتا ہو کہ آپ صرف اپنے بال اور ٹھوڑی ڈھانپیں۔ تاہم اگر آپ نے اس قسم کا پردا کرنا ہے تو پھر میک اپ نہیں کرنا چاہئے۔ اسلام عورتوں کو کام کرنے سے نہیں روکتا، لیکن ایسے کام کی اجازت نہیں ہے جس میں نامناسب لباس پہن کر ایک مسلمان عورت کے وقار کا سمجھوتا ہوتا ہو۔ یقیناً دنیا بھر میں ایسی احمدی عورتیں ہیں جو ڈاکٹر ہیں، ٹیچر ہیں، انجینئر ہیں، سائنسدان ہیں اور دیگر بہت سے ایسے پروفیشن اپنائے ہوئے ہیں، لیکن یہ تمام کام کرتے ہوئے بھی یہ خواتین اپنی عفت کا اعلیٰ معیار اور پردہ کو برقرار

رکھے ہوئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کے ضمن میں جو میں نے پہلے بیان کی تھی، عورت کے پردہ اور شرم وحیا کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہوں اور ایسے موقع پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں۔ اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے'' پھر عورتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ''ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آ جائے۔ یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں۔ اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔''

پھر فرماتے ہیں کہ: ''اور دوسرا طریق بچنے کیلئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی

طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری راہ ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کیلئے سخت خطرناک ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 341، 342)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زندگی میں صراط مستقیم کے ہر مرحلہ پر بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات ہیں اور ایک مومن مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ ان مشکلات اور رکاوٹوں سے سرخرو ہو کر گزرے۔ اگر اسلام کی حقیقی تعلیمات کی ہمیشہ پیروی کی جائے تو عدم اعتمادی کبھی پیدا نہ ہوتی، جو بدقسمتی سے بہت سے خاوندوں اور بیویوں کے درمیان پیدا ہو رہی ہے۔ ان کے گھر جو صرف ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں، ہرگز تباہ نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا کے احکامات کو اس نگاہ سے نہیں دیکھتا جس طرح روحانی اندھا اور بہرے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ مستقل مزاجی سے تمام اسلامی تعلیمات اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کرتا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ مومنوں کو گہرائی سے چیزیں پرکھنے کی صلاحیت دی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اندھوں اور بہروں جیسا

رو یہ دکھانا منکرین کی علامت ہے۔ایسے لوگوں کی روحانی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ اس قابل نہیں رہتے کہ پاک اور نیک تعلیمات کو سن سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔لیکن آپ خواتین جنہوں نے امام الزماں کو مانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام تھے ہر گز اچھی باتوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور اسی کا اطلاق احمدی مردوں پر بھی ہوتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بد قسمتی سے اس تمام تعلیم کی طرف توجہ کا سخت فقدان ہے لیکن مجھے امید ہے اور میں یہ توقع کرتا ہوں کہ میری آج کی یاد دہانی کے بعد آپ سب دوبارہ سے اس طرف توجہ کریں گی اور روحانی طور پر ایک نئی روح پائیں گی انشاءاللہ۔میں یہ بھی امید کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ تمام احمدی خواتین اب اپنے حقیقی مقام کو پہنچانیں گی اور یہ بات سمجھ جائیں گی کہ دنیا کی چکا چوند اور کشش جو کہ خالصتاً سطحی ہے، اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔تمام سطحی چیزیں اس دنیا میں ہی رہ جائیں گی جبکہ آگے حقیقی اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہی جائے گی اور جو بھی نیک اعمال ہم نے اس عارضی دنیا میں کئے ہیں ضرور ثمر آور ہوں گے۔

قرآن کریم کی ہر ہدایت کو انتہائی اہم گردانیں

مجھے بعض عورتوں اور حتی کے بچیوں کی طرف سے خطوط ملتے ہیں کہ کچھ عرصہ تک وہ بھی دنیا کی مادی اور سطحی چیزوں سے متاثر ہوگئی تھیں اور پھر وقت کے ساتھ انہوں نے جانا کہ یہ ان کی بڑی غلطی تھی۔وہ لکھتی ہیں کہ جو کچھ بھی ان کا اس دنیا میں تھا، سب ختم ہو چکا ہے۔اور اس کے ساتھ وہ خدا کے غضب کی

وارث بھی ٹھہری ہیں۔مزید یہ کہ بعض مرد اور عورتیں بڑے افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اولاد کی حالت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ان کے الفاظ سے دلی تکلیف واضح ہوتی ہے کہ ان کے بچے نہ صرف مذہب سے دور چلے گئے ہیں بلکہ اپنے والدین کی طرف بھی توجہ نہیں ہے اور نافرمان ہیں۔اس لئے قبل اس سے کہ بہت دیر ہو جائے اور قبل اس کے کہ آپ اس دنیا کی مادیت میں ڈوب جائیں، اپنے دلوں کو بکلی خدا تعالیٰ سے جوڑیں اسی سے تعلق قائم کریں اور اس تعلق کو کبھی بھی زائل نہ ہونے دیں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق ادا کریں اور قرآن کریم کی ہر ایک ہدایت کو انتہائی اہم گردانیں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اس پر عمل کریں۔آپ کی ظاہری حالت قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہو کیونکہ یہ اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی آپ کی فلاح کا باعث ہے۔

پاکستانی احمدی عورتوں کو مثال بننا چاہئے

وہ احمدی خواتین جو پاکستان سے آئی ہیں انہیں اپنی ذمہ داریوں کا زیادہ ادراک ہونا چاہئے کیونکہ احمدیت آپ کے خون میں زیادہ دیر سے موجود ہے بہ نسبت ان کے جو بعد میں احمدیت کی آغوش میں آئی ہیں۔اس لئے انہیں نومبائعین یا مقامی احمدیوں کے لئے روشن مثال ہونا چاہئے اور دوسروں کے لئے یہ نمونہ صرف قرآن کریم کی ایک یا دو تعلیمات میں نہ ہو بلکہ انہیں ہر حکم پر عمل کرنے کی مثال بننا چاہئے اور اس طرح اپنے اردگرد تمام لوگوں کی ہدایت کے

لئے روشنی کی کرن ہوں۔

جو پاکیزگی میں بڑھتا ہے وہی اللہ کو پیارا ہے

لوکل احمدی خواتین سے آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے بعض کو اب احمدی ہوئے بہت عرصہ ہو چکا ہے اور آپ کے بچے اور پوتے ،نواسے بھی ماشاء اللہ احمدی ہیں ۔اس لئے صرف پاکستانی احمدی خواتین ہی ایسی نہیں ہونی چاہئیں جو مثالی نمونہ قائم کریں بلکہ آپ سب کو بھی دوسروں کے لئے نمونہ ہونا چاہئے ۔اسی طرح نو مبائعین ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر پرانے احمدی اپنے اندر روحانی طور پر انقلابی تبدیلی پیدا نہیں کرتے تو یہ بات آپ کو ایسا کرنے سے مانع نہیں ہونی چاہئے ۔لہٰذا وہ جو حال ہی میں احمدی ہوئی ہیں انہیں روحانی انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بننا چاہئے اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں حقیقی اسلام کی مثال پیش کرنی چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ شخص جو پاکیزگی میں بڑھتا ہے، وہی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو پرانے یا نئے احمدی ہونے سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ صرف پاکباز اور نیکو کاروں سے ہے۔اللہ کرے کہ میرے الفاظ آپ لوگوں کے نیکی کے معیاروں کو بڑھانے کا باعث بنیں تا کہ احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے ،اس کا حسین بیج ہماری آنے والی نسلوں میں خوبصورت پھول کھلاتا رہے اور ہمیشہ اس کی بڑھوتی ہوتی رہے۔اللہ کرے کے ایسا ہی ہو۔ آمین ۔اب آپ سب دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر 2012ء)

پردہ کے بارہ میں اپنی مثالیں قائم کریں

دورۂ کینیڈا کے دوران 11 جولائی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفات نو کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو تین جگہ بڑا واضح طور پر کہا ہے کہ ایک عورت کی جو Sanctity اور Chastity ہے اس کو قائم رکھو۔ اس کے لئے سر ڈھانکنا، حجاب اور سکارف لینا بتایا ہے۔ تم جو واقفات نو ہو اپنی مثالیں قائم کرو۔ بغیر شرمائے، سکولوں میں کالجوں میں Bullying وغیرہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ سڑکوں پر جاتے ہوئے شرمانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی مثالیں قائم کرو تاکہ دوسرے بھی انہیں دیکھ کر نمونہ پکڑیں۔ جس طرح آج سر ڈھانپے ہوئے ہیں، کسی کو کوئی Complex ہے کہ ہم نے کیوں سر ڈھانکا ہوا ہے؟ اور پیچھے جو کیمرے پر کھڑی ہیں۔ سیکیورٹی پر کھڑی رہتی ہیں انہوں نے بھی بڑے اچھے پردے کئے ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کو بھی کوئی Complex نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اللہ کا حکم مانو گی تو محفوظ رہو گی۔ اور آپ نے وقف کیا ہے۔ تو وقف کا مطلب یہ ہے کہ تم کو دوسروں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا چاہئے اس لئے تمہارے نقاب اور سکارف اترنے نہیں چاہئیں۔ یہ بڑا

ضروری ہے تا کہ دوسرے بھی تمہارے سے نمونہ پکڑیں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک تم بارہ تیرہ سال کی ہو ماں باپ کے Under ہو۔ یہاں کلاس میں آتی ہیں تو بڑے اچھے سکارف لپیٹے ہوئے بڑی خوبصورت لگ رہی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد عمر زیادہ ہوتی ہے تو آہستہ آہستہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ تو جو بڑی لڑکیاں ہیں ان کی فہرست مجھے صدر لجنہ یا سیکرٹری تربیت بھجوائے کہ کون سی لڑکیاں باقاعدہ سکارف لیتی ہیں اور جو نہیں لیتیں ان کو کہیں کہ لیا کریں۔ ان کو سمجھائیں اور اگر دو مہینہ کے اندر ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تو مجھے نام بھیجیں تا کہ ان کو وقف نو سے خارج کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا وقف نو بننا ایک قربانی چاہتا ہے۔ وقف نو تب ہی ہے کہ Sacrifice کرو۔ تم لوگ اپنے سکارف کی Sacrifice نہیں کر سکتے تو پھر اور کیا کرنا ہے؟

(الفضل انٹر نیشنل 28 ستمبر 2012ء)

پردہ کے بارہ میں سوال وجواب

دورہ کینیڈا 2012ء کے دوران واقفات نو کی کلاس میں پردہ کے متعلق بعض سوال وجواب ہوئے۔

❖ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جماعت میں ایسی لڑکیاں ہیں کئی دفعہ جب باہر جاتی ہیں جیسے شاپنگ سنٹر وغیرہ میں پھرتی ہیں یا کہیں جاتی ہیں تو دوپٹے اتار دیتی ہیں۔ صحیح طرح حجاب نہیں لیا ہوتا اور جب مسجد میں آتی ہیں تو صحیح طرح حجاب لے کے آتی ہیں تو کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا تو خیال ہے یہاں پر بھی نہیں لے کر آتیں۔ میں نے جلسہ پر اپنی تقریر میں کہا کہ سر پر دوپٹہ لو حجاب لو۔ اس کے بعد میں پوڈیم (Podium) سے اپنی کرسی پر جب بیٹھا ہوں تو کم ازکم چار عورتوں کو تو میں نے دیکھا ہے جو اٹھ کے گئی ہیں۔ ان کے بال پیچھے سے کھلے ہوئے تھے اور سر پر دوپٹہ کوئی نہیں تھا۔ یہ تو لجنہ کے شعبہ تربیت کا کام ہے۔ صدر صاحبہ اور تربیت والے صرف تقریریں نہ کیا کریں بلکہ دیکھا کریں کہ عملاً کیا ہو رہا ہے۔ اس لئے مَیں نے کہا ہے کہ تم جو واقفات نو ہو تم لوگوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اپنی

ایسی مثال بناؤ کہ تمہیں دیکھ کر دوسروں کو شرم آجائے۔ اب دیکھتے ہیں کہ تم میں سے کتنی ایسی ہیں جو دوسروں کو شرم دلاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ منافقت نہیں ہونی چاہئے اس لئے مَیں نے صدر لجنہ کو بھی کہا ہوا ہے کہ بیشک جو بہت پڑھی لکھی ہیں، بہت محنت کرنے والی ہیں بہت کام کئے ہیں لیکن اگر ان کا Proper حجاب وغیرہ نہیں ہوتا تو پھر ان کو کسی بھی جگہ لجنہ کی خدمت نہیں دینی اور مجھے لگتا ہے کہ اپنی ایک ٹیم علیحدہ بنانی پڑے گی جو چیک کرے گی۔ میرا خیال ہے کہ واقفات نو میں سے کچھ لڑکیوں کو منتخب کروں اور اپنی ٹیم بناؤں۔ تم آ کر مجھے بتاؤ کہ کون کیا کرتا ہے۔ تم لوگوں کا اصل کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی بازو بن جاؤ، ہاتھ بن جاؤ، اس لئے تم لوگوں کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ اگر تم ایسی بن جاؤ تو میں سمجھوں گا کہ کم از کم کینیڈا ہم نے فتح کر لیا ہے۔

لڑکیوں کے لئے کونسا شعبہ اچھا ہے

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو لڑکیوں کے لئے کونسا Profession اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی سیکرٹری وقف نو سے کہو کہ مختلف وقتوں میں، میں نے جو ہدایتیں دی ہیں ان کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اور Points بنا کر تم لوگوں کو بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پہلے کہا ہوا ہے کہ Medicine بڑی اچھی جاب ہے۔ پھر ٹیچنگ کا شعبہ ہے۔ پھر کوئی زبان سیکھو

ترجمہ کرنے کے لئے۔ہمیں مترجمین کی ضرورت ہے۔کمپیوٹر سائنس والوں کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔میڈیا کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے۔جرنلزم میں کرسکتی ہوتا کہ تم آرٹیکل اخباروں میں لکھواور میڈیا کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کرو۔عورتوں پر جو اعتراض ہوتے ہیں ان کے جواب دو۔

حضور انور نے فرمایا واقفات نو لڑکیوں کے لئے میں Law پسند نہیں کرتا۔اگر پڑھنا ہے تو پھر پریکٹس نہیں کرنی کیونکہ بہت زیادہ Exposure اور Interaction مردوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔پھر چور، ڈاکوؤں کے ساتھ جن کے اخلاق ہی خراب ہوتے ہیں واسطہ پڑتا ہے۔اس لئے یہ کام مردوں کو کرنے دو۔

چہرے پر پینٹنگ نہیں ہونی چاہئے

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک مینا بازار میں مہندی کے سٹال پر لگا ہوا تھا کہ وہ فیس پر پینٹ کرتے ہیں اور Tattoo لگاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ غلط کرتے ہیں۔مہندی کے سٹال پر صرف مہندی ہونی چاہئے۔اگر لجنہ کی صدر نے یہ رکھا ہوا تھا تو بالکل غلط کیا ہوا تھا۔منہ پر مہندی لگانا، Tattooing کروانا، یہ اسلام میں منع ہے۔فیس پینٹنگ (Face Paintng) نہیں ہونی چاہئے۔یہ کس لئے ہوا۔اگر تبلیغ کے لئے کیا تھا تو تبلیغ کے لئے صرف فیس پینٹنگ رہ گئی ہے؟ چہرہ بگاڑنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔اس کا اسلام نے بڑا واضح طور پر حکم دیا ہوا ہے۔نئی نئی رسمیں نہ پیدا

کریں۔ رسمیں تو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بدعات اندر گھستی ہیں کہ نیکی کے نام پر حضرت آدم علیہ السلام کو جو شیطان نے بہکایا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ یہ کرو اس سے بڑا لطف اٹھاؤ گے، بلکہ پہلے اس نے نیکی کی بات کر کے یہ کہا کہ یہ کرو یہ بڑی نیکی ہے۔ تم ہمیشہ کے لئے نیک بن جاؤ گے۔ تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح بہکایا تھا۔ حالانکہ وہ شیطانی وعدہ تھا۔ تو یہ کام آپ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ نئی نئی بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ صدر لجنہ اور عہدیداران کا کام یہ ہے کہ خلیفہ وقت کے منہ کو دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اپنی اپنی بدعات نہ پیدا کریں، اپنی اپنی رسمیں نہ پیدا کریں۔

دلہن کو بھی غیر مردوں سے پردہ کرنا چاہئے

❁ ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ حضور انور نے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا کہ جو شادیاں ہونی چاہئیں وہ سادہ ہونی چاہئیں تو میرا سوال ہے کہ شادی پر جو لڑکی ہے اس کو حجاب کرنا چاہئے؟ جیسے آجکل کے ماحول میں وہ لڑکیاں جو دلہن ہوتی ہیں وہ سب کے سامنے بغیر دوپٹے کے بیٹھ جاتی ہیں اور بعض دفعہ اچھا نہیں لگتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو دلہن نہیں ہے وہ پردہ کر لے اور جو دلہن ہے وہ پردہ نہ کرے، دلہن جو ہے وہ بڑی سج کر دلہن بنے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دلہنیں بنتی تھیں۔ اچھے کپڑے پہنتی تھیں۔ دلہن بن کر

عورتوں میں جب بیٹھی ہوں تو جس طرح بیٹھنا ہے بیٹھے، یہاں کی عیسائی دلہنیں بھی دیکھ لو وہ بھی جب اپنی شادیاں کرتی ہیں، چرچ میں جاتی ہیں تو انہوں نے بھی ایک سفید ویل (Veil) سالیا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو ڈھانکتی ہیں۔تو جب وہ لوگ جن کا پردہ نہیں ہے وہ بھی شادی پر اپنے آپ کو Cover کر لیتی ہیں تو ہماری دلہنوں کو تو اور زیادہ کرنا چاہئے۔لیکن اگر دوپٹہ لے کر بیٹھی ہوئی ہیں، منہ ننگا ہے تو عورتوں میں تو ٹھیک ہے۔لیکن اس لئے کہ میک اپ کروا کر بیوٹی پارلر سے آئی ہے اور پھر جہاں میرج ہال (Marriage Hall) کے اندر جانا ہے تو جاتے ہوئے ہمارا میک اپ خراب نہ ہو جائے، ہمارا زیور یا جھومر لٹکے ہوئے ہیں وہ خراب نہ ہو جائیں تو یہ غلط چیز ہے۔اس لئے پوری طرح دوپٹہ ڈھانکو اور پردہ کے ساتھ مردوں میں سے گزرتے ہوئے ہال میں آ جاؤ۔جب پارلر سے دلہن بن کر آتی ہے تو میک اپ کرنے کے بعد جو بھی غرارے یا جس لباس کے ساتھ بھی تیار ہوئی ہے اس کے بعد ایک چادر اوپر ڈالے، کار سے اترنے سے لے کر اس حصہ تک جہاں سے مردوں میں سے گزرنا ہے یا جہاں تک لمبا راستہ ہے اور جب ہال کے اندر آ جائے جہاں صرف عورتیں ہوں تو وہاں بیشک اتار دے۔اور پھر جب اپنے دلہا کے ساتھ جاتی ہے اس وقت بھی چادر اوڑھ کے کار میں جا کر بیٹھے۔یہ نہیں کہ مرد کھڑے ہیں اور سارے دیکھ رہے ہیں اور بیچ میں سے گزر رہی ہے اور بڑی واہ واہ ہو رہی ہے، بڑی خوبصورت دلہن بنی ہوئی ہے۔احمدی دلہن کی خوبصورتی تو یہ ہے کہ اس کا پردہ بھی ہو۔

اس کے بعد ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ جو ہماری جماعت میں مہندی جیسی رسمیں ہوتی ہیں جس میں لڑکا اور لڑکی ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور جو سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو حضور نے احمدیت میں منع کیوں فرمایا کہ ہم یہ ساری رسمیں نہ کریں؟

جواباً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بات یہ ہے کہ اسلام میں ایسی چیز جو کسی کی تکلیف کا باعث بنتی ہے یا جو دکھاوا ہے یا شو آف (Show Off) ہے جس Addition سے دین کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ بعض جگہ نقصان ہوتے ہیں وہ چیزیں رسمیں ہیں، بدعتیں ہیں ان کو نہیں کرنا چاہئے۔ وہ دین میں ایسی ایڈیشن ہے جو اس کو بدنام کرتی ہیں۔

نکاح کا اعلان اور دعوت ولیمہ اصل حکم ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کی تو یہ خواہش ہوتی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شادیوں میں شامل ہوں لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ شامل نہیں ہوتے تھے۔ بڑے بڑے قریبی صحابی تھے۔ ایک دن ایک نوجوان صحابی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے کچھ چھینٹے پڑے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری کل شادی ہوئی ہے تو اس کے اظہار کے طور پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے پھر فرمایا کہ دعوت ولیمہ بھی کی کہ نہیں؟ چاہے تھوڑی سی چیز سے کرو، دعوت ولیمہ ہونی چاہئے۔ تو اسلام

میں جس چیز کا حکم ہے اور اجازت ہے اور اعلان ہے، وہ نکاح کا اعلان ہے، شادی کا اعلان ہے۔اس میں دعوت جو تم نے کرنی ہے کردو۔ پھر جو سب سے زیادہ بڑا حکم ہے اس دعوت کے لئے جو اصل حکم ہے وہ دعوت ولیمہ کا حکم ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دیا ہے۔ وہاں اپنے رشتہ داروں کو دوستوں کو ساروں کو بلاؤ دعوت کرو۔ وہ اچھی بات ہے۔ بیشک جیسی جس کی توفیق ہے وہ کرے۔

لڑکی کی مہندی کرنا منع نہیں، فضول خرچی نہ ہو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مہندیاں، شہنائیاں، اس بارہ میں تو اسلام میں نہیں لکھا ہوا اور پھر یہ کہ لڑکے کا تو کوئی کام ہی نہیں۔ مہندی لگانی بھی ہے تو دلہن کو لگانی ہے۔لڑکے کو مہندی لگا کے لڑکی تو نہیں بنانا۔ میں نے مہندی سے منع نہیں کیا۔لیکن میں نے یہ منع کیا ہے کہ لوگوں نے مہندی کو اس طرح رسم بنالیا ہے جس طرح کہ بڑی بڑی دعوتیں کرتے ہیں۔دلہن کی اپنی خواہشیں بھی ہوتی ہیں، ٹھیک ہے۔ رشتہ داروں کی بھی ہوتی ہیں۔ ایک دن شادی سے پہلے بیشک مہندی کرو لیکن اس میں بہت قریبی جو دلہن کی سہیلیاں ہیں وہ آئیں اس کے قریبی رشتہ دار ہوں اور اگر بہت بڑا خاندان ہے اور گھر میں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے تو ہال میں ایک چھوٹا سا فنکشن کرسکتے ہو۔لیکن یہ نہیں ہے کہ اس میں دوست اور بے تحاشا لوگ اردگرد کے بلالو، پیس ولیج (Peace Village) میں شادی ہو رہی ہے تو پورا پیس ولیج اور ابوڈ آف پیس

اور قریبی شہر کے جو لوگ ہیں وہاں کے لوگوں کو بلا لو کہ جی ہماری مہندی ہو رہی ہے وہ ایک فضول خرچی ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔

ڈھولکی بجانے اور اچھے گانوں میں حرج نہیں

باقی چھوٹے پیمانے پر مہندی خوشی کرنی ہے لڑکیاں بیٹھ جاتی ہیں ڈھولکیاں بھی بجا لیتی ہیں شادی کے اچھے گانے گا لیتی ہیں لیکن ایسے گانے گاؤ جن میں شرک نہ ہو۔ بہت سارے انڈین گانے ایسے ہیں جن میں شرک ہوتا ہے، دیوی دیوتاؤں کے نام لئے جاتے ہیں وہ نہیں گانے چاہئیں۔ دعائیہ نظمیں پڑھو اگر اردو نہیں آتی تو انگلش میں بنا لو اور شادی وغیرہ کا گانا بیشک پڑھو کوئی حرج نہیں۔

عورت کا ایک تقدس ہے اس کا خیال رکھو

میں یہ نہیں کہتا کہ گھُٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہیں ایسی Frustration پیدا نہ ہو جائے کہ کہیں اپنے جذبات کو نکال نہ سکو۔ لیکن ان کی ایک Limit ہونی چاہئے۔ اس Limit کے اندر رہو اور جو مرضی کرو۔ حیا کی حفاظت کرو۔ حیا ہمیشہ عورت کی عزت بڑھاتی ہے۔ عیسائی عورتیں بھی پہلے حیادار ہوتی تھیں لباس بھی ان کے لمبے ہوتے تھے جو ان میں خاندانی ہوتی تھیں ان کے لباس اور بھی اچھے ہوتے تھے، بازو لگے ہوئے، سکارف پہنے ہوئے۔ یہ تو آہستہ آہستہ عورت کی آزادی ہوئی ہے، بلکہ انگلینڈ میں ایک عیسائی عورت نے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ

یہ مرد جو کہتے ہیں کہ عورت کو آزادی دو اور ان کے جو چاہیں پردے اتار دو، ان کے لباس ننگے کر دو، اصل میں یہ مرد عورت کی آزادی نہیں چاہتے بلکہ ان کی اپنی جو خواہشات ہیں ان کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی عورت نے لکھا ہے کہ عورت ان مردوں کے ہاتھوں بیوقوف بن جاتی ہے۔ اس لئے عورت کی اپنی ایک Sanctity (تقدیس) ہے۔ بہرحال ایک احمدی عورت کو بڑا Chaste (پارسا) ہونا چاہئے۔ اس کا خیال رکھو۔

باقی بعض ایسے بھی ہیں جو لڑکے کے لئے مہندی کر لیتے ہیں، جو پانچ پانچ دن مہندی کی دعوتیں کرتے ہیں وہ غلط ہیں۔ یہ تو فضول خرچی ہے۔ تم ذرا سوچو افریقہ میں پاکستان میں بہت سی غریب لڑکیاں ہیں جن کے پاس شادی کے لئے دو جوڑے بھی نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کہا ہے کہ دوسروں سے ہمدردی کرو اور دوسروں کا خیال رکھو۔ اگر اتنے پیسے خرچ کرنے ہیں تو ان کو دو۔ تم لوگ اگر 500 ڈالر کسی تھرڈ ورلڈ (Third World) ملک میں کسی احمدی لڑکی کی شادی کے لئے یا کسی غریب بچی کی شادی کے لئے دیتے ہو تو پاکستان میں وہ 50 ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ تو تھوڑی سی غریبانہ شادی ہو جاتی ہے۔ وہاں تو بیچارے ایک سالن بھی نہیں کھا سکتے اور تم لوگ یہاں اتنی دعوتیں کرو کہ کھانا ہی ضائع ہو جائے۔ پھر فرق کیا ہوا احمدیوں اور دوسروں میں......تو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے بجائے اس کے کہ تم رسم و رواج اور مہندیوں کے چکر میں پڑو۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2012ء)

پڑھے لکھے نوجوانوں کی کونسلنگ

رشتہ ناطہ کمیٹی کی میٹنگ کے دوران

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا گزشتہ ایک سال میں قریباً یکصد کے قریب رشتے تجویز کئے گئے ہیں جن میں سے قریباً بیس بائیس طے ہوئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ جو پڑھے لکھے نوجوان ہیں ان کا سلیکشن ایریا بہت خاص ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پڑھے لکھے لوگوں کے بارہ میں مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ یہ لڑکی سے ڈیمانڈ کر رہے ہوتے ہیں کہ تم پردہ نہیں کروگی۔ حجاب نہیں لوگی۔ سر نہیں ڈھانکوگی۔

حضور انور نے فرمایا اصل یہ ہے کہ ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے ان کو بتانا چاہئے کہ کیا دینی تعلیم ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 ستمبر 2012ء)

ہر احمدی بچی کا لباس حیادار ہونا چاہئے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اسی طرح جو جوان بچیاں ہیں اُن سے بھی مَیں کہوں گا کہ اگر بعض بچوں کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم کیوں بعض معاملات میں آزاد نہیں ہیں؟ تو وہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ آزاد ہیں لیکن اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حدود مقرر کی ہیں اُن کے اندر رہتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہے آپ کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث نمبر 24)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پاتا ہے بشرطیکہ تم مومن ہو، تمہارے میں ایمان ہو۔ پس ہر احمدی بچی کو اگر وہ

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنے عملوں کی نیک جزا چاہتی ہے تو اپنی حیا کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ایک احمدی بچی کا لباس بھی حیادار ہونا چاہئے نہ کہ ایسا کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ ہو۔ ایسے فیشن نہ ہوں جو غیروں کو، غیر مردوں کو آپ کی طرف متوجہ کریں ۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض عورتوں نے ایسے برقعے بھی پہنے ہوتے ہیں، بعضوں نے شروع کر دیئے ہیں جس پر بڑی خوبصورت کڑھائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر پیٹھ پر، back میں کچھ الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں۔اب بتائیں یہ کونسی قسم کا پردہ ہے۔ پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیادار ہیں لیکن اگر برقعوں پر گوٹے کناری لگے ہوئے ہوں اور توجہ دلانے والے الفاظ لکھے ہوئے ہوں تو یہ پردہ نہیں ہے، نہ ایسے برقعوں کا کوئی فائدہ ہے۔

اگر میک اپ کرنا ہے تو چہرہ ڈھانک کر باہر نکلیں

پھر جہاں تک میک اَپ کا سوال ہے اگر میک اَپ کرنا ہے تو پھر جب باہر نکلیں چہرہ کو بھی مکمل طور پر پھر ڈھانکیں۔ پھر یہ صرف ماتھے کا اور ٹھوڑی کا حجاب نہیں ۔ پھر پورا نقاب ہونا چاہئے۔کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہئیں۔ یہ بھی حیا کا حصہ ہے۔اگر آپ نے ٹراؤزر (Trouser) یا جین (Jean) پہننی ہے تو قمیص لمبی ہونی چاہئے۔

بعض لڑکیاں سمجھ لیتی ہیں کہ گھر میں جین کے اوپر ٹی شرٹ پہن لیا یا چھوٹا بلاؤز پہن لیا تو ایسا کوئی فرق نہیں پڑتا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ گھر

سے باہر نکلتے ہوئے لمبا کوٹ پہن لیا۔ جبکہ گھر میں اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی ایسا لباس پہننا چاہئے جو حیادار ہو، مناسب ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اُن سے پردہ نہ کرنے کا کہا ہے لیکن حیا کو بہر حال ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ پھر گھر میں کسی وقت بھی کوئی عزیز رشتے دار بھی بعض دفعہ آ جاتا ہے، اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی اچانک کوئی آ جاتا ہے تو سامنے ہونا پڑتا ہے اور ایسا لباس پھر اُن کے سامنے مناسب نہیں ہوتا۔ اس لئے گھر میں بھی اپنا لباس جو ہے حیادار رکھنا چاہئے۔ بیشک حجاب کی ضرورت نہیں ہے، سر ننگا پھر سکتی ہیں۔ لیکن تب بھی لباس ایسا ہونا چاہئے جو بہر حال حیادار ہو۔

انسانیت کیلئے مفید پیشہ اختیار کرنے میں روک نہیں

اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے تا کہ ایمان کی حفاظت ہو اور پھر اس دعویٰ کی سچائی بھی ثابت ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام پر عمل ہو اور حیادار لباس گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی پہنیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ حیا کے تقاضے پورے کرنے کے بعد آپ کو کوئی نہیں روکتا کہ آپ ڈاکٹر بنیں، یا انجینئر بنیں یا ٹیچر بنیں یا کسی بھی ایسے پیشے میں جائیں جو انسانیت کے لئے فائدہ مند پیشہ ہے۔ آپ اسکے ساتھ بالکل آزاد ہیں۔

پس ہر احمدی بچی کا ایک تقدس ہے، اُس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ

اپنے تقدس کا خیال اور حیا کا اظہار ہی ہے جو آپ کو نیکیوں کی تلقین کرنے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا بنائے گا۔ آپ کے اپنے نمونے آپ کو دوسروں کے لئے، اپنی سہیلیوں کے لئے توجہ کا باعث بنائیں گے۔ جس سے آپ کے لئے تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔

لڑکیاں، لڑکیوں کو ہی دعوت الی اللہ کریں

تبلیغ کی بات ہوئی ہے تو یہاں یہ بھی بتا دوں کہ عورتوں اور لڑکیوں کو اپنی صنف والوں کو ہی تبلیغ کرنی چاہئے۔ لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں اور لڑکے لڑکوں کو کریں۔ اس تبلیغ کے لئے آپ مزید راستے تلاش کریں۔ آپ یہاں آزاد ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹ آتی ہے کہ اتنے لاکھ لیف لیٹس (Leaflets) تقسیم ہوگئے، لجنہ کی طرف سے کبھی اتنی تفصیلی رپورٹ نہیں آتی کہ اتنے لاکھ لیفلٹ (Leaflet) لجنہ نے تقسیم کئے۔ حالانکہ عورتیں عورتوں میں تبلیغ کر سکتی ہیں۔ یہاں اپنی آزادی کا استعمال کریں اور بعض کرتی بھی ہیں۔ لیکن جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں تبلیغ ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی۔ پس اپنی ترجیحات کو یہاں بدلنا ہوگا۔ فیشن کے پیچھے چلنے کے بجائے دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں تو آپ کو دنیاوی باتوں کے سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی۔ اور یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اور دنیا کی رہنمائی کا ذریعہ بھی آپ بن جائیں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2012ء)

انٹرنیٹ کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 ستمبر 2011 کو لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

پھر لغو باتیں ہیں۔ ان لغو باتوں کے لئے میں خاص طور بچوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لغو باتیں صرف وہ باتیں ہی نہیں جو بڑی بوڑھیاں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ وہ تو کرتی ہیں ان کو اس سے روکنا ہی ہے، لیکن دس بارہ سال کی عمر کی لڑکیوں سے لے کے نوجوان لڑکیوں تک کے لئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ ہے یہ آجکل لغویات میں شامل ہو چکا ہے۔ اگر آپ لوگ سارا دن ایسے پروگرام دیکھ رہی ہیں جس میں کوئی تربیت نہیں ہے تو یہ لغویات ہے۔ انٹرنیٹ جو ہے، اس میں بعض دفعہ ایسی جگہوں پر چلی جاتی ہیں جہاں سے پھر آپ واپس نہیں آسکتیں اور بے حیائی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

بعض دفعہ ایسے معاملات آجاتے ہیں کہ غلط قسم کے گروہوں میں لڑکوں نے لڑکیوں کو کسی جال میں پھنسا لیا اور پھر ان کو گھر چھوڑنے پڑے اور اپنے خاندان کے لئے بھی، جماعت کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہوئیں۔ اس لئے انٹرنیٹ وغیرہ سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ بھی ذہنوں کو

زہریلا کرنے کے لئے انٹرنیٹ پر بہت سارے پروگرام ہیں۔ٹی وی پر بے حیائی کے بہت سارے پروگرام ہیں۔ایسے چینل والدین کو بھی بلاک کر کے رکھنے چاہئیں جو بچوں کے ذہنوں پر گندے اثر ڈالتے ہوں۔ایسے مستقل لاک(lock)ہونے چاہئیں اور جب بچے ایک دو گھنٹے جتنا بھی ٹی وی دیکھنا ہے دیکھ رہے ہیں تو بیشک دیکھیں لیکن پاک صاف ڈرامے یا کارٹون۔اگر غلط پروگرام دیکھے جا رہے ہیں تو یہ ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کی جو بچیاں ہیں ان کی بھی ہوش کی عمر ہوتی ہے،ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس سے بچیں۔آپ احمدی ہیں اور احمدی کا کردار ایسا ہونا چاہئے جو ایک نرالا اور انوکھا کردار ہو۔پتہ لگے کہ ایک احمدی بچی ہے۔..... پھر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے خاص طور پر فرمایا .... اولاد کو قتل نہ کرو۔اولاد کو کون قتل کرتا ہے۔ اولاد کے قتل کا مطلب ہی یہی ہے .... بچوں کی صحیح تربیت نہ کرنا،ان کی غلط طور پر جانبداری سے ان کی طرف داری کرنا، جانبداری سے ان کی باتوں کو اہمیت دینا اور سچی بات کو چاہے وہ عہدیداروں کی طرف سے آرہی ہو یا کہیں سے آرہی ہو، باہر معاشرے سے آرہی ہو اس کو رد کر دینا، ان کی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہ دینا۔بعض ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو بچوں کو سکول بھیجتی ہیں اور جب خاوند کام پر چلا گیا تو خود بھی اگر پردے کا تھوڑا بہت لحاظ ہے تو شاید کوئی چادر اٹھائی، سکارف اٹھایا یا کوٹ پہنا اور چلی گئیں۔نہیں تو ویسے ہی سر پر ڈوپٹہ رکھا اور ہمسایوں سے باتیں کرنے یا ادھر ادھر نکلتی چلی گئیں۔سارا دن گھر

سے باہر گزار کے شام کو واپس آئیں تو بچے بیچارے بعض دفعہ دودھ پی کے یا جوس پی کے یا کوئی سیب پھل کھا کے سو جاتے ہیں۔ پس ایسی عوتیں بھی ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے نہیں تو یہ اولاد کا قتل ہے پھر اولاد بگڑتی ہے اور پھر وہ نہ ان کے اپنے کام کی رہتی ہے، نہ جماعت کے کام کی رہتی ہے۔ اولاد بھی آپ کے پاس جماعت کی امانت ہے اور اس کا حق ادا کرنا بھی ہر ماں کا فرض ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 نومبر 2012)

ماحول کے زیر اثر آکر اپنے حجاب نہ اتاریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 7 جولائی 2012 کو جلسہ سالانہ کینیڈا میں مستورات سے خطاب میں فرماتے ہیں:

پردہ ایک ایسا اسلامی حکم ہے جس کی وضاحت قرآن کریم میں موجود ہے۔اس لیے یہاں کے ماحول کے زیر اثر اپنے حجاب اور کوٹ نہ اتاردیں میں نے دیکھا ہے بعض خواتین صرف پتلا دوپٹہ لے کر سڑکوں پر آجاتی ہیں۔ یہ پردے کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔بعضوں کے بازو ننگے ہوتے ہیں۔اکثر کے کوٹ جو ہیں گھٹنوں سے اوپر ہوتے ہیں فیشن کی طرف رجحان زیادہ ہے اور پردہ کی طرف کم۔ پردہ کریں تو اس سوچ کے ساتھ کریں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیا اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے۔(صحیح بخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث 24)

عورت کی حیا،اس کا وقار، اس کا تقدس، اس کا رکھ رکھاؤ ہے۔اس چیز کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔اور یہ پردہ کی طرف بے اعتنائی یا توجہ نہ دینا ہی ہے کہ اس وقت بھی میں نے دیکھا ہے کہ حال میں بہت ساری خواتین داخل ہوئی ہیں جن کے سر ننگے تھے۔ جلسے کے لیے آرہی ہیں۔ جلسے کے ماحول کے لیے آرہی

ہیں۔ جلسہ سننے کے لیے آرہی ہیں۔ ذہنوں میں یہ رکھ کر آرہی ہیں کہ ایک پاکیزہ ماحول میں ہم جارہی ہیں اور وہاں بھی بال کھلے ہیں اور بالوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ایک طریقہ ہے کہ سر پر دوپٹہ نہ لیا جائے، چادر نہ لی جائے اور ننگے سر رہیں۔ اگر یہ ننگے سر رکھنے ہیں تو پھر جلسے پر آنے کا مقصد کیا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ گھر بیٹھی رہیں اور اپنے گرد جو دوسری اکثریت ان عورتوں کی ہے جن کے سر ڈھکے ہوئے ہیں ان کو بھی بے حجاب نہ کریں۔

حیا ہی ایک عورت کا زیور اور سنگھار ہے

پس اس طرف ضرور توجہ دیں کہ اپنی حیا کی آپ نے حفاظت کرنی ہے۔ حیا ہی ایک عورت کا زیور اور سنگھار ہے۔ آپ کے میک اپ سے زیادہ آپ کی حیا آپ کا زیور ہے، آپ کا سنگھار ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اگر ہم پردہ میں رہیں گی تو اس معاشرہ میں ہم گھل مل نہیں سکتیں۔ یہ بالکل غلط چیز ہے۔ بہت ساری ایسی ہیں بلکہ اچھے پروفیشن میں ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے کاموں کے دوران بھی لمبے کوٹ پہن کے اور حجاب پہن کے جاتی ہیں۔ کم از کم کوٹ کے ساتھ حجاب کے ذریعہ اپنا سر، اپنے سر کے بال اور ٹھوڑی ڈھانکنا ضروری ہے بشرطیکہ میک اپ نہ ہو اور اگر میک اپ کے ساتھ باہر نکلنا چاہتی ہیں تو پھر منہ ڈھانکا ہونا چاہئے۔ اسی طرح بلاوجہ مردوں کے ساتھ میل جول، غیر ضروری باتیں کرنا یہ بھی اسلام نے منع کیا ہے۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف ابھی توجہ نہ رہی تو پھر یہ بڑھتی چلی جائیں گی اور پھر وہی معاشرہ قائم ہو

جائے گا جو مغرب میں اس وقت بے حیائی کا معاشرہ قائم ہے۔

پردہ کا حکم ہر زمانے اور ہر ملک کے لئے ہے

پس قرآن کریم کے کسی بھی حکم کو کم نظر سے نہ دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ پرانے وقتوں کا حکم ہے یا صرف پاکستان اور ایشیاء کے ممالک کے لیے حکم ہے۔ یہ اسلام کا حکم ہے اور ہر زمانے کے لیے ہے، ہر ملک کے لیے ہے، ہر ملک کہ احمدی مسلمان عورت کے لیے ہے۔ میں بار بار مختلف جگہوں پر اس کی طرف توجہ اس لیے دلاتا ہوں کہ یہ کمزوری بڑھتی جارہی ہے اور اگر یہی حال رہا تو پھر آئندہ جو ہماری نسلیں ہیں ان کی حیا کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ وہ پھر اسی طرح کھلے بال اور جین بلاؤز پہن کے، منی سکرٹیں پہن کر باہر جائیں گی اور پھر وہ احمدی نہیں کہلاسکتیں۔ پھر وہ احمدیت سے بھی باہر جائیں گئی۔

پس اس بات کا احساس کریں اور بے حجابیوں میں اور رہوا و ہوس میں ڈوبنے سے بچیں ورنہ آئندہ نسلوں کی، حیا کے تقدس کی ضمانت نہیں دی جاسکتی پس اگر اللہ تعالیٰ کہ رضا اور خیر چاہتی ہیں تو حیا کی بہت حفاظت کریں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ حیا سب کی سب خیر ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان عدد شعب الایمان حدیث 157)

پھر فرمایا: پس ہماری کتنی بدقسمتی ہوگی اگر ہم ایسے پیار کرنے والے خدا کو بھول جائیں، اس کی باتوں پر کان نہ دھریں اور دنیا کی خواہشات کے پیچھے پڑے رہیں یا دنیا کے اس خوف سے کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے کہ اس کا لباس کیسا ہے؟

یا اس کا لباس ہمارے مطابق نہیں ہے یا اتنی بیک ورڈ (Backward) ہے کہ پردہ کرتی ہے، حجاب لیا ہوا ہے، بڑی جاہل ہے، لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی یا ایسے پرانے زمانے کی دقیانوسی ہے کہ اس نے فلاں فلاں فلم بھی نہیں دیکھی۔

پس دنیا کو جو دنیا چاہتی ہے کرنے دیں اور کہنے دیں آپ اپنے پیار کرنے والے خدا کی تلاش کریں اور جو خالص ہو کر اس کی تلاش کرتا اور اس کی طرف جھکتا ہے پھر وہ ایسے شخص کو جنت کے انعامات سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ جس نے اپنے رب کی شان سے خوف کیا اور اپنے نفس کو گری ہوئی خواہشات سے روکا، یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے پس یہ ہے ہمارا خدا جو اپنے بندے کو اس قدر نوازتا ہے کہ جنت واجب کر دیتا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے سے ڈرتے ہیں، میرے حکموں پر عمل کرتے ہیں، برائیوں اور بد خواہشات کو چھوڑتے ہیں، نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ صرف اُخروی زندگی میں جنت پائیں گے بلکہ اس دنیا میں بھی ان کے لیے سکونِ دل کے سامان مقرر ہوں گے ان کی زندگی اس دنیا میں بھی جنت بن جائے گی۔ ان کے گھروں میں سکون ہوگا۔ ان کے بچے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں گے اور اگر مائیں خود غرض نہ ہوں تو بچوں کا آنکھوں کی ٹھنڈک بننا ایک ماں کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 نومبر 2012ء)

دین کے معاملے میں جبر نہیں کا صحیح مفہوم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو۔کے 2012ء کے موقع پر مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

بعض لوگ اسلام پر سوال اور اعتراضات کرتے ہیں۔ غیر مسلموں کی طرف سے سوال اُٹھتے رہتے ہیں۔ ایک تو اُن کا جواب ان آیات میں دیا گیا ہے۔ دوسرے اُن کے مقابلے کے لئے یہ بنیادی جواب نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں بلکہ ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے اور ہم دیتے بھی ہیں۔ آج کل تو **لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ** کے حوالے سے کافی نوجوان بھی بحث میں شامل ہوتے ہیں اور غیروں کو جواب دیتے ہیں۔ لیکن بعض احمدی خاص طور پر نوجوان بچیاں بچے آیت کے اس حصّے کہ **لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ**، کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے، کا لاعلمی کی وجہ سے یہ مطلب بھی لے لیتے ہیں کہ ایک مسلمان کے بارے میں بھی یہ حکم ہے۔ جو کہ غلط مطلب ہے اور وہ غیروں کے سوال جواب کے دوران بھی یہ باتیں کر جاتے ہیں اور پھر مشکل میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جن نوجوانوں کا، جن لوگوں کا آزادی کی طرف زیادہ رجحان ہے وہ یہ سوال بھی اُٹھا دیتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ **لَآ اِكْرَاهَ فِی**

الــدِّیْــنِ کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے تو پھر ہمیں نظامِ جماعت پابندیوں میں کیوں جکڑتا ہے؟ مثلاً احمدیوں کے غیروں سے رشتہ کے معاملات ہیں، پردے کا معاملہ ہے یا دوسرے بعض احکامات ہیں۔..... پہلی بات تو یہاں یہ واضح ہو کہ جیسا کہ مَیں نے بار بار ترجمہ سنایا ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا مطلب ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے۔کوئی بھی دین اختیار کرنا یا نہ کرنا، کسی مذہب کو ماننا یا نہ ماننا ہر انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔اسلام کسی پر زبردستی نہیں کرتا۔کوئی عیسائی ہونا چاہتا ہے، یہودی ہونا چاہتا ہے، ہندو ہونا چاہتا ہے یا بدھسٹ ہونا چاہتا ہے یا لا مذہب رہنا چاہتا ہے،خدا پر یقین نہیں کرتا تو کسی پر بھی زبردستی نہیں کی جاسکتی کہ ضرور تم نے مذہب کو قبول کرنا ہے اور اسلام کو قبول کرنا ہے۔ہر انسان کا مذہب اُس کا ذاتی فعل ہے۔..... پس فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ لاعلمی میں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنے والی بن جائے۔لاعلمی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی غلط تشریح کر کے کہیں کوئی اللہ تعالیٰ کی حدود توڑنے والا نہ بن جائے۔پس ہر عورت کو،نوجوان کو، بوڑھی کو،مرد کو یہ خیال ہمیشہ رکھنا ہوگا کہ ہم نے اپنی حدود کو جاننا اور پہچاننا ہے اور اُن کا خیال بھی رکھنا ہے،یعنی اُن پر عمل بھی کرنا ہے۔انسان کمزور ہے، غلطی سے یا بشری کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بعض دفعہ تعمیل نہیں بھی ہوتی۔اللہ تعالیٰ بڑا رحیم اور کریم ہے،استغفار پر معاف بھی فرماتا ہے، درگزر بھی فرماتا ہے لیکن ایک غلط حرکت کرنا اور پھر اُس پر ضد کرنا اور بحث کرنا

اور سمجھانے والوں کو برا بھلا کہنا، یہ بات انسان کو اللہ تعالیٰ کی حدود توڑنے والا بناتی ہے اور پھر گناہوں میں بھی بڑھاتی ہے۔

ہر احمدی ہدایت پر قائم رہنے کی دعا کرتا رہے

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو بھی سنتا ہے اور دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔اس لئے نیک نیتی کے ساتھ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر احمدی کو، عورت مرد کو یہ حکم ہے کہ دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے تو اس پر قائم بھی رکھے اور شیطانی خیالات کو اللہ تعالیٰ مجھ پر حاوی نہ ہونے دے۔اگر یہ سب کچھ ہوگا تو دنیا کی جو لذات ہیں، دنیا کے فیشن ہیں یا یہ احساسِ کمتری کہ اگر ہم دنیا کے مطابق نہ چلے تو ہمیں دنیا کیا کہے گی، یہ سب چیزیں بے حیثیت ہو جائیں گی۔ دین اور جماعت مقدّم ہو جائے گی۔ایک احمدی لڑکی اپنی حیا کی حفاظت کرنے والی ہو جائے گی۔اُس کو یہ خیال نہیں آئیں گے کہ کیا حرج ہے اگر میری تصویر رسالوں میں چھپ جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا جو پردہ کا حکم ہے اُسے اس بات سے روکے رکھے گا کہ یہ حرکت نہیں کرنی۔ یہ خیال پیدا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور یہ حکم بھی پردہ کا اور اپنی حیا کا قرآنِ کریم کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔اس لئے میں نے بہرحال اپنی حیا اور اپنے پردہ کی حفاظت کرنی ہے۔تمام اُن باتوں پر عمل کرنا ہے یا کرنے کی کوشش کرنی ہے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے اُن راستوں پر چلنے کی دعا مانگنی ہے جو اُس کی پسند کے راستے ہوں۔خلیفۂ وقت کی طرف سے

ملنے والے ہر حکم کی تعمیل کر کے اپنے عہد کو پورا کرنا ہے کہ جو بھی معروف فیصلہ وہ کریں گے اُس کی پابندی ضروری سمجھوں گا اور یہ پابندی قرآنِ کریم میں ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ ہر عورت زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گی، ہر مرد زندگی بسر کرنے کی کوشش کرے گا تو پھر یہ کڑا جس پر اُس نے ہاتھ ڈالا ہے اُسے شیطانی اور دنیاوی خیالات سے بچانے کی ضمانت بن جائے گا۔

موبائل انٹرنیٹ کے رابطوں میں احتیاط

آج کفر و بدعت پہلے سے زیادہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ الیکٹرانک رابطوں کے ذریعہ سے تمام دنیا ایک ہو چکی ہے۔ ان رابطوں کے ذریعے جن میں موبائل شامل ہیں، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں اور اب تو موبائل فونوں میں بھی انٹرنیٹ مہیا ہونے لگ گئے ہیں، اور اکثر بچوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بھی پکڑے ہوتے ہیں۔ لڑکیوں نے بھی اور لڑکوں نے بھی، جن کو یہ پتہ ہی نہیں کہ ان کا جائز استعمال کیا ہے اور ناجائز استعمال کیا ہے؟ شوق میں کرتے رہتے ہیں اور پھر بعض دفعہ ناجائز استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے اور اسی طرح مختلف اور بیہودہ چیزیں بھی ہیں۔ ان چیزوں نے نیکیوں سے زیادہ برائیاں پھیلانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔

والدین بھی بچوں کی نگرانی کریں

پس والدین کو اپنے بچوں کے بارے میں یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جب

اُن کے ہاتھوں میں موبائل پکڑا دیتے ہیں اور نئی قسم کے موبائل پکڑا دیتے ہیں جس میں ہر قسم کی ایپلیکیشن (Application) وغیرہ مہیا ہیں تو پھر اُن پر نظر بھی رکھنی چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ شکایات آتی ہیں یہ سوچتے ہی نہیں اور پھر بعد میں پتہ چلتا ہے کہ ہماری لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس ان برائیوں کے خلاف ہمیں بھی آج جہاد کی ضرورت ہے جو انٹرنیٹ اور ٹی وی وغیرہ اور دوسرے ذریعے سے دنیا میں پھیلائی جا رہی ہیں۔

اپنے اور اپنی اولاد کے دل کو روشن کریں

پس ہر احمدی بچی اور عورت کو اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ عورت پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ صرف اپنے دل کو ہی اس روشنی سے روشن نہیں کرنا بلکہ اپنی اولاد کے دلوں کو بھی روشن کرنا ہے تاکہ جلد تر ہم آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہراتا ہوا دیکھیں۔ پس ہر احمدی عورت اس بات کی ذمہ دار ہے کہ اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک یہ عہد نہ کریں کہ آج سے ہماری ترجیحات دین ہوگا، نہ کہ دنیا۔

نوجوان بچیاں یاد رکھیں کہ بقا دین میں ہی ہے

نوجوان بچیاں یاد رکھیں اُن کی بقا دین میں ہے۔ دنیا میں نہیں۔ پس یہ کبھی خیال بھی نہ لائیں کہ فلاں حکم چودہ سو سال پرانا ہے اور آج اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یا دین میں جبر نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں اختیار ہے کہ جو چاہو کرو۔ جس

حکم کو چاہیں ہم قبول کریں، جس کو چاہیں انکار کر دیں۔ اسلام کا ہر حکم آج بھی اُتنا ہی اہم ہے جتنا چودہ سو سال پہلے تھا۔

ہماری آئندہ نسلیں محفوظ ہاتھوں میں پروان چڑھیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی نوجوان بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مَردوں سے بڑھ کر نتائج پیدا کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں علم و معرفت میں مزید بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ کرے اس تعداد میں ہمیشہ اضافہ ہوتا چلا جائے اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والوں کو بھی یہ بے فکری ہو جائے کہ ہماری یہ نسل بھی اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اُن ہاتھوں میں پروان چڑھ رہی ہیں جو اس بات کا پکّا اور مصمّم ارادہ کر چکی ہیں کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں گاڑ کر دم لینا ہے اور اپنی ترجیحات کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2012ء)

فیشن میں برائی نہیں لیکن حیا متاثر نہ ہو

جرمنی میں واقفات نو کی کلاس منعقدہ 8 دسمبر 2012 میں بچیوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو: نمازوں میں باقاعدگی پیدا کرو، قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ایسا تعلق ہو جائے کہ پھر اللہ تعالیٰ تمام ضرورتیں پوری کرنے لگ جائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتابیں انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں، جن کو جرمن آتی ہے وہ جرمن میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں۔ زیادہ تراجم نہیں ہیں تو بار بار ان کو پڑھیں۔ ہر بار جب آپ پڑھیں گی تو آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ اس لیے اس بارے میں خاص طور پر بہت زیادہ کوشش کریں۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، کپڑے لباس، حجاب، جو جوان ہوگئی ہیں تیرہ، چودہ سال کی ہوگئی ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہونی چاہئیں۔ بلکہ نمونہ ہونا چاہئیے۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں لڑکی تو فیشن کر رہی ہے یا میری فلاں بہن فیشن کر رہی ہے میری اماں اس کو کچھ نہیں کہتیں، اور مجھے کہتی ہیں کہ تم اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔ یا فلاں لڑکی فیشن کر رہی ہے اور وہ فلاں عہدیدار کی بیٹی ہے اور مجھے کہتے ہیں وقفِ نو والے کہ تم زیادہ ایسا فیشن نہ

کرو۔ فیشن کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن ایسا فیشن جس سے آپ لوگوں کی جو حیا ہے اس پر اثر پڑتا ہو وہ فیشن نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حجاب کا، برقعے کا، تو ایک عمر کے بعد تو وہ پہننا چاہیے۔ بغیر شرمائے پہننا چاہیے۔ یہ نہ دیکھو کہ فلاں صدر صاحبہ یا فلاں سیکرٹری صاحبہ کی بیٹی نے نہیں پہنا تھا یا فلاں جماعت کے عہدیدار کی بیٹی نے نہیں پہنا ہوا۔ ان کو چھوڑو۔ تم نے ان کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنی ہم عمر لڑکیوں کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنے سے بڑی جو ہیں ان کی بھی کرنی ہے۔ اس لیے آپ لوگوں نے نمونہ بننا ہے۔ تبھی آپ کا وقف جو ہے حقیقی وقف شمار ہو سکتا ہے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا۔ حضور ہمارے مارچ کے مہینہ میں Abitur کے فائنل امتحان ہوں گے میں نے اس کے بعد ارادہ کیا تھا کہ Abitur مکمل کرنے کے بعد ٹیچر بنوں۔

تو اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹیچر بنا لیکن یہاں جو ٹیچرز ٹریننگ سکول ہیں سنا ہے بعض جگہوں پر حجاب وغیرہ پہننے نہیں دیتے۔ آپ لوگوں کے ریجن میں ایسا ہے تو پھر احتیاط کرو، کسی دوسری جگہ جا کر پڑھو۔

رشتہ کے لئے تصویر کسی ذمہ دار کے ہاتھ بھجوائیں

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا۔ ایک لڑکی جو عموماً حجاب لیتی ہے تو جب رشتہ کے لئے تصویر بھیجی جاتی ہے تو پھر اس میں حجاب نہیں ہوتا؟

حضور انور نے فرمایا! رشتہ کے لئے تصویر انٹرنیٹ یا فیس بک پر تو نہیں

لگانی اگر کسی جگہ سے رشتہ آتا ہے تو خود آ کر دیکھ لیں اگر کسی دوسرے ملک میں تصویر بھیجنی پڑتی ہے تو کسی ذمہ دار رشتہ دار یا عزیز کے ہاتھ بھجوائیں جماعتی عہدیدار کے ہاتھ، تاکہ وہ جائے اور اور دکھا کر واپس آ جائے۔ یہ نہیں کہ اس تصویر کا غلط استعمال شروع ہو جائے۔

پردے پر بین کے بارہ میں راہنمائی

❁ ایک اور بچی نے سوال کیا: حضور! مجھے آپ کی رہنمائی چاہئے تھی اپنے ماسٹر تھیسیز کے لئے۔ میں ٹیچنگ پڑھ رہی ہوں لیکن میں headscarf ban جو ٹیچرز پہ لگایا جاتا ہے اس کے بارے میں لکھنا چاہتی ہوں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا اب یہ بین ہر ریجن میں تو نہیں ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا اب زیادہ تر جرمنی میں پھیل چکا ہے۔ حضور انور کے استفسار پر بچی نے بتایا: سکولوں میں وہ کہتے ہیں کہ جنہوں نے پڑھانا ہے وہ head scarf اتار کے آئیں ورنہ وہ نہیں پڑھا سکتے یہاں پہ تو اکثر سکول مکسڈ ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا! کوشش کرو جو لڑکیوں کے سکولز ہیں وہیں پہ پڑھانے کے لئے کوئی جگہ مل جائے جتنی دیر پڑھانا ہے اتنی دیر کے لئے بے شک نہ پہنو لیکن لباس بہت اچھا ڈھکا ہونا چاہئے اور کلاس روم سے باہر نکلتے ہی فوراً پہن لینا ہے۔

ڈوپٹہ اوڑھنے سے دماغ میں کمی واقع نہیں ہوتی

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے مقالہ میں یہ نکتہ اٹھائیں کہ ٹیچنگ کے لئے یہ کیا ثبوت ہے کہ جس نے سر پر دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کے دماغ میں کمی پیدا ہو گئی ہے اور جنہوں نے نہیں دوپٹہ اوڑھا ان کے دماغ زیادہ تیز ہیں۔اس پر بچی نے کہا: وہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جو ٹیچرز Head scarf پہنتی ہیں وہ ان بچیوں کو دباؤ میں ڈالتی ہیں جو head scarf نہیں پہنتی اور اپنا پوائنٹ آف ویوان پر ڈالتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ تو نہیں ہے ان سے کہو جو ٹیچر ڈھکا ہوا لباس پہنتی ہیں وہ بھی ان کو دباؤ میں لاتی ہیں جو کلاس رومز سے نکل کر منی سکرٹ (Mini skirt) پہن لیتی ہیں تو باقی لباس میں یہ دلیل کیوں نہیں ہے؟ یہ صرف نفس کے بہانے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2013ء)

پردہ کرتے وقت احساس کمتری میں نہ آئیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 مئی 2012ء کو جلسہ سالانہ ہالینڈ میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ان ملکوں میں آکر سب سے پہلا بد اثر جو عورتوں پر پڑتا ہے وہ عموماً پردوں کا اترنا دیکھا ہے۔ پردہ قرآنی حکم ہے۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کے بارے میں عورتوں کو یہ چھوٹ دے دی گئی ہو کہ کرنا ہے تو کرو، نہیں کرنا تو نہ کرو۔ بلکہ بڑا واضح حکم ہے کہ اپنے سر کو ڈھانکو، اپنے چہرہ کو ڈھانکو، اپنے سینے کو ڈھانکو۔ پس جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ یہ احساس کمتری ہے ہر اس عورت میں جو سمجھتی ہے کہ میں نے پردہ کیا تو میں اس ماحول میں سموئی ہوئی نہیں لگوں گی، اس میں جذب نہیں ہو سکوں گی۔ مجھے لوگ کیا کہیں گے؟ لوگ میرا مذاق اڑائیں گے۔ اگر ایک حقیقی احمدی عورت بننا ہے تو اس احساس کمتری کی چادر کو اتارنا ہوگا جو آپ کی حیا کو ننگا کر رہی ہے، جو آپ کے تقویٰ کا لباس آپ سے اتار رہی ہے اور اس چادر کو اوڑھیں جو تقویٰ کی چادر ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے، جو آپ کی حیا کی حفاظت کرنے والی ہے، جو آپ کی ایک حیثیت دنیا میں قائم کرنے والی

ہے اور دنیا کے سامنے رکھنے والی ہے۔ پس یہ سوچ لیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے یا دنیا کو راضی کرنا ہے۔ دو باتوں میں سے ایک فیصلہ کرنا ہوگا۔ اگر دنیا والوں کو راضی کرنا ہے تو پھر اس زمانے کے حصنِ حصین سے تو آپ باہر آگئیں، اس مضبوط قلعے سے آپ باہر آگئیں۔ اور جب باہر آگئی ہیں تو پھر آپ نہ اپنے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں، نہ اپنے بچوں کے دین کی حفاظت کی ضامن ہیں .... پھر اگلی حالت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ صادق بنو۔ ان لوگوں میں شمار ہو جو صادقین اور صادقات کہلاتے ہیں۔ یہ حالت کن کی ہوتی ہے؟ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو سچائی پر قائم ہوتے ہیں اور سچائی کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہوتے ہیں اور نہ صرف تیار ہوتے ہیں بلکہ جب مشکلات کا دور آئے تو سچوں کی طرح ان مشکلات سے سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ کوئی منافقت ان میں نہیں ہوتی۔ ان کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ہوتا ہے۔

آپ نوجوان بچیاں بھی اور عورتیں بھی یہاں مسجد میں آتی ہیں جس طرح کا حیا دار لباس اور پردہ آپ کا یہاں ہوتا ہے۔ یہ دیکھیں کہ کیا بازاروں میں، سڑکوں پر پھرتے ہوئے بھی یہی معیار آپ نے اپنایا ہوا ہے یا جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، دنیا کا پیار یا دنیا کی نظر آپ کو اس سچائی کہ اظہار سے روک تو نہیں رہے؟ اگر تو یہ روک رہے ہیں، اگر دنیا کے مقابلے میں کسی بھی اسلامی حکم کو آپ پیچھے کر رہی ہیں تو پھر صادقات میں شمار نہیں ہوتا۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2013ء)

پردے میں بال ڈھانکنے کا حکم ہے

جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16 دسمبر 2012ء کو داعیان الی اللہ کی ایک میٹنگ میں فرمایا:

اب رہ گئی بات کہ اسلام اس سوسائٹی میں integrate نہیں ہوسکتا۔ اس حوالہ سے کیا کیا اعتراضات ہیں۔اس میں عورتوں کا پردہ ہے۔ عورتوں کی free interaction ہے۔ اوراس طرح کے بہت سارے سوال اُٹھتے ہیں۔ مثلاً عورتیں مردوں کے ساتھ نمازوں میں کیوں نہیں اکٹھی ہوتیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھ سے یوکے کے ایک politician جو شاید وہاں کی کسی پارٹی کے چیئرمین بھی ہیں، نے پوچھا تھا کہ کیا کبھی ایسا زمانہ آئے گا کہ جب عورتیں اور مرد ایک ہال میں عبادت کرسکیں گے؟ اس نے اپنی طرف سے بڑا سوال کیا تھا کہ کیا اسلام اتنا advance ہوجائے گا۔

میں نے اُسے کہا کہ تم بات کررہے ہو کہ مستقبل میں یہ زمانہ آئے گا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ زمانہ تو پہلے سے تھا۔ احادیث میں ملتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورت اور مرد ایک ہی جگہ پر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ آگے مرد اور پیچھے عورتیں ہوتی تھیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ کیا ایسا زمانہ آئے گا یہ تو کوئی سوال نہیں۔ یہ زمانہ تو آچکا ہے اور یہ تجربہ ہو چکا ہے۔ اب تو عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے کہ ان کو اُٹھنے بیٹھنے میں زیادہ سہولت اور آزادی ہو کیونکہ حیا ہر شخص کے ایمان کا حصہ ہے اور عورت کے ایمان کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے حیا کی وجہ سے عورتوں نے خود چاہا کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک ہی ہال میں مَردوں کے ساتھ بیٹھیں انہوں نے علیحدہ جگہ بنالی۔ کیونکہ نمازوں کے مختلف postures ہوتے ہیں۔ ان postures میں بعض دفعہ کپڑا اُٹھ جاتا ہے بعض اوقات انسان عبادت میں اتنا involve ہو جاتا ہے کہ صحیح طرح خیال نہیں رکھا جاسکتا۔ یا ویسے بھی بعضوں نے مختلف قسم کے لباس پہنے ہوتے ہیں جن میں ان کو آسانی محسوس نہیں ہوتی۔ اور اپنا آپ comfortable feel نہیں کر رہی ہوتیں۔ اس لئے عورتوں نے خود اپنا ہال علیحدہ کر دیا ہے۔ جہاں تک ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا سوال ہے تو یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ایک عبادت ہے۔ اور اگر نمازیں ساتھ پڑھیں گے تو اسی فیصد لوگ نماز میں اللہ کی طرف توجہ دینے کی بجائے عورت کی طرف توجہ دیں گے۔ یا اگر عورت آگے کھڑی ہو گی تو پھر بھی توجہ قائم نہیں رہے گی۔ تو عبادت کو عبادت رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا کہ عورتیں مرد ایک جگہ نماز پڑھ سکتے ہیں، لیکن مرد آگے اور عورتیں پیچھے ہوں۔

اور اب آسانی کی خاطر عورتوں نے اپنا ہال علیحدہ کر لیا ہے۔ تو میں نے اسی سیاستدان سے سوال کیا کہ تم خود بتاؤ کہ تم لوگوں میں سے کتنے حیادار ہوں گے۔ تو کہنے لگا کہ مجھے آپ کی بات سمجھ آ گئی ہے اور ہنس پڑا اور اس کے بعد اس نے کئی جگہ مجلسوں میں quote کیا کہ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ کیا اتنا ایڈوانس زمانہ آئے گا کہ عورت مرد مسجد میں ایک جگہ اکھٹے ہوں گے تو مجھے جواب ملا کہ ایسا زمانہ آکر جا چکا ہے۔ تو اس طرح کے مختلف issues اُٹھتے رہتے ہیں اور اُٹھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مثلاً عورتوں کے پردہ کا ہی سوال ہے اور مسلمانوں میں سے اُٹھتا ہے۔ بعض عرب ملکوں کی عورتیں یہ سوال اُٹھاتی ہیں کہ ٹھیک ہے آپ کی باتیں بھی ٹھیک، آپ کی دلیلیں بھی ٹھیک ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آ گئے لیکن ہم مسجد میں گئے تھے وہاں عورتوں کا پردہ صحیح نہیں تھا۔ اس لئے آپ لوگ صحیح نہیں ہیں۔ جس نے اعتراض کرنا ہے وہ اس بات پر بھی اعتراض کر دیتا ہے۔ ایک مصری خاتون کی طرف سے مجھے اعتراض آیا تھا۔ میں نے اُسے کہا کہ وہ خود بتائے کہ کیا پردہ ہونا چاہیئے؟ تو اس نے کہا کہ پردہ میں بال ڈھانکنے کا حکم ہے۔ جبکہ ہماری عورتیں برقعہ پہنتی ہیں تو بال نہیں ڈھانکتیں۔ میں نے کہا کہ اصل پردہ بھی یہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جو پردہ کی تعریف فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ ماتھا ڈھکا ہوا ہو اور بال نظر نہ آئیں۔ اور اسی طرح پچھلے بال بھی نظر

نہ آئیں اور ٹھوڑی کے ساتھ ہو کر نقاب پیچھے کی طرف گیا ہو۔ یہی صحیح پردہ ہے۔

اسی طرح اور بھی issues ہیں جن کے جوابات آپ کو آنے چاہئیں۔ اس قسم کے جو اعتراضات اُٹھتے رہتے ہیں اس کی اگر آپ فیڈ بیک دیتے رہیں گے تو اس سے تربیت کے شعبہ کو، لجنہ کو، خدام کو اور انصار کو بھی مدد ملے گی کہ وہ کس طرح اپنے تربیتی پروگرام بنا سکتے ہیں۔ تو اس طرح آپ لوگوں کو فیلڈ میں مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہے گا اور مختلف مسائل کا پتہ لگتا رہے گا۔ ماشاء اللہ آپ کے بھی fertile ذہن ہیں۔ آپ خود بھی جوابات دینے کے طریقے explore کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 فروری 2013ء)

قرآن کریم کی تعلیمات میں سے ایک پردہ ہے

دورۂ امریکہ 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کی کلاس میں سوالات کے جواب دیئے۔

❁ ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو بچیوں کی سب سے اہم کوالٹی کیا ہونی چاہئے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: نیک اور متقی بنیں، خدا کا خوف رکھنے والی ہوں۔ پانچوں نمازیں ادا کرنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں۔قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں اور پھر اس کی تفسیر پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی سچی تعلیمات کو سیکھنے والی اور پھر اس پر عمل کرنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ سچی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتا سکیں۔ دوسروں کے لئے اپنا بہترین اور مثالی نمونہ پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی سچی تعلیمات میں سے ایک یہ ہے کہ عورت حیادار اور باپردہ ہو۔آپ پردہ کرنے والی ہوں اور سوسائٹی کے

بداثرات سے اپنے آپ کو بچانے والی ہوں۔ پس آپ خود ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ بنیں تا کہ دوسری لڑکیاں آپ کو Follow کر سکیں۔ لیکن اگر آپ نے پردہ چھوڑ دیا، آپ کا لباس ٹھیک نہ ہوا، آپ فیشن میں جا پڑیں، مکس گیدرنگ (Mix Gathering) میں شامل ہوئیں اور کوئی خیال نہ رکھا، مردوں سے لڑکوں سے کالج، یونیورسٹی میں کھلا میل جول رکھا تو پھر آپ کے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

❁ ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسی جگہ Job نہ کرو جہاں کم از کم جو پردہ ہے وہ نہ لے سکو۔ سوائے اس کے کہ کوئی بھوکا مر رہا ہو اور کوئی دوسرا ذریعہ بھی نہ ہو تو پھر بھوک میں تو سؤر کھانا بھی جائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پردہ وغیرہ حجاب کے معاملہ میں کوئی زیادہ سختی بھی نہیں ہے۔ لیکن یورپ میں دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ سختی ہے۔ آپ کا کم از کم پردہ یہ ہے کہ بال ڈھکے ہونے چاہئیں اور نیچے تھوڑی والا حصّہ ڈھکا ہونا چاہئے۔ ہاں اگر میک اپ کرنا ہے تو پھر اپنا منہ بھی ڈھانکو۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

کالجز میں طلباء کے ساتھ دوستیاں نہیں بنانی

دورۂ امریکہ 2013ء کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طالبات کے ساتھ ہونے والی ایک نشست میں

ایک بچی نے سوال کیا کہ بہت سے کالجز میں ''احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' ہیں اور احمدی لڑکیوں کو خدام طلباء سے واسطہ پڑتا ہے تو کیسے پردہ کی شرائط کو قائم رکھیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ کالج میں حجاب ایسے ہی لیتی ہیں جیسے کہ اب اس وقت پہنا ہوا ہے۔ یہ پردہ کا کم تر معیار ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو کالجز میں احمدی اور غیر احمدی طلباء کے ساتھ ایک ہی طریق سے واسطہ رکھنا چاہئے اور آپ کو صرف پڑھائی کے متعلق واسطہ رکھنا چاہیے۔ دوستیاں نہیں بنانی اور طلباء کے ساتھ کیفے ٹیریا (Cafeteria) میں وقت نہ گزاریں۔ آپ ان طلباء سے پڑھائی کے حوالہ سے، اپنے مضمون کے حوالہ سے سوال پوچھ سکتی ہیں یا اگر کسی طالبعلم کو پڑھائی کے حوالہ سے آپ کی مدد کی ضرورت ہو تو آپ اس کی مدد کر سکتی ہیں۔ ہمیشہ ان سے طلباء کی حیثیت سے بات کرو نہ کہ دوست کی حیثیت سے۔

✿ ایک طالبہ علم نے سوال کیا کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی بچیاں جو حجاب لیتی ہیں مظلوم ہیں تو ہم کیسے اس کا جواب دیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو کسی نے حجاب لینے پر مجبور کیا ہے؟ تو اس پر اُس بچی نے عرض کیا کہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ آپ حجاب کیوں لیتی ہیں۔ حضور انور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اگر آپ حجاب لیتے وقت پریشان لگیں گی تو پھر آپ مظلوم ہی لگیں گی۔ آپ خوش رہیں اور حجاب لیتے وقت مزید خوشی دکھائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جون 2013ء)

چھوٹی عمر سے ہی بچیوں کا لباس حیادار ہو

دورۂ امریکہ 2013ء کے دوران ایک مجلس میں حضور انور نے فرمایا:

❁ ایک بچی نے مجھے لکھا تھا کہ گرمیاں آتی ہیں تو ماں باپ مجھے شرٹس نہیں پہننے دیتے۔ دوسری بچیاں مجھے کہتی ہیں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ تو آپ لوگوں کو بچوں کو سمجھانا چاہئے کہ ہمارا مذہب یہ ہے اس کے کچھ اصول ہیں اور یہ ہمارے مذہب کی تعلیمات ہیں اور ہماری روایات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں امریکہ میں ہی مَیں نے اپنی ایک تقریر میں والدین کو توجہ دلائی تھی کہ چار پانچ سال کی عمر سے ہی بچیوں کا باقاعدہ حیادار لباس ہونا چاہئے تاکہ بچیوں کو چھوٹی عمر سے ہی اس لباس کی عادت پڑے۔ پانچ سال کے بعد فراک بغیر ٹائٹس (Tights) کے نہیں پہننی چاہئے۔ اس طرح لباس کے معاملہ میں شروع سے ہی ان کی اچھی تربیت ہو رہی ہوگی۔

❁ ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا ہماری خواتین پالیٹکس میں حصّہ لے سکتی ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خواتین کو پالیٹکس کا علم ہونا چاہئے لیکن Active رول نہیں ہونا چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جون 2013ء)

جہاں ضرورت ہو عورتیں کام کرسکتی ہیں

دورۂ جرمنی 2013ء کے دوران بچیوں کی کلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کے کردار کے بارہ میں تفصیلی وضاحت فرمائی:

واقفہ نو نے سوال کیا کہ تبلیغی سٹینڈ پر مختلف قسم کے سوال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کا کردار کیا ہے؟ اسلام میں عورتیں تو مردوں سے اتنی دُور رہتی ہیں اور مختلف فیلڈز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر ہی نہیں سکتیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اب اس کے بعد ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں دے دیں۔ ایک کو کہا تم باہر کے کام سنبھالو اور ایک کو کہا کہ تم گھر سنبھالو اور اپنی نسل کی اچھے رنگ میں تربیت کرو۔ اپنے علم کو ان کی تربیت پر خرچ کرو تا کہ وہ اچھے شہری بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کہیں نہیں روکا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو اور خدمت نہ کرو۔ پرانے زمانے میں جنگوں میں بھی عورتیں نرسنگ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جہاں تک دین کا علم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یعنی آدھا علم عائشہؓ سے اور آدھا علم باقی تمام مرد صحابہؓ سے۔ تو یہ ایک عورت کا مقام ہے۔ عورت کو اسلام نے سب کچھ دیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو طلاق کا حق دیا۔ یہ یورپ، ویسٹ (West) والے تو ابھی سو پچاس سال کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں آزادی کو آئے ہوئے ابھی پچاس ساٹھ سال ہی ہوئے ہیں، لیکن یہ تعلیمات ہمیں تو بہت پہلے مل گئی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ پابندی کوئی نہیں کہ ہم کام نہیں کر سکتیں۔ ہماری لڑکیاں ٹیچر ہیں۔ ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، نرسیں ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں، ریسرچ میں ہیں، اس وقت سوئٹزرلینڈ میں بِگ بینگ پر ریسرچ ہو رہی ہے وہاں جو سائنٹسٹ ہیں ان میں ایک احمدی عورت بھی ہے۔ اس لئے احمدی ہر جگہ شامل ہوتے ہیں اور ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو پہلے فرائض ہیں ان کو ہم سامنے رکھیں۔ دوسری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ تم ان کو کہو کہ مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے؟

(الفضل انٹرنیشنل 12 جولائی 2013ء)

لڑکوں کو سمجھانے میں خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

دورۂ کینیڈا 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں فرمایا:

اسی طرح بعض دفعہ یہ شکایت بھی آجاتی ہے اور خدام الاحمدیہ اس کی ذمہ دار ہے کہ لڑکے یہاں کے اس ماحول میں آکر جب شادیاں کرتے ہیں اور لڑکیاں جو پاکستان سے آتی ہیں یا دوسرے ممالک سے آتی ہیں یا ایسی لڑکیاں جو اپنے آپ کو حجاب میں رکھنا چاہتی ہیں، پردہ میں رکھنا چاہتی ہیں تو بعض لڑکوں کو ان کے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور رشتے ہونے کے بعد ان کے حجاب اتر وا دیئے جاتے ہیں یا کہا جاتا ہے کہ اس ماحول کے مطابق تمہارا لباس صحیح نہیں ہے۔ اور اگر لڑکی نیک ہے، دیندار ہے تو وہاں ایک نیا سلسلہ رنجشوں کا شروع ہو جاتا ہے اور جو بعض دفعہ (رنجشیں) بڑھ کے رشتے ٹوٹنے تک نوبت آجاتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013ء)

غیروں کو پردہ کا فلسفہ سمجھانے کا طریق

دورۂ کینیڈا 2013ء میں ایک کلاس کے دوران:

❋ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ نقاب اور پردہ کا تصور غیروں کو کس طرح سمجھایا جائے جب کہ ان کے نزدیک یہ زبردستی کی تعلیم ہے؟

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک عورت ایک سٹیج پر پہنچ کر کہے کہ اس کی نیچر اس کو بتا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھے تو پھر زبردستی کس طرح ہوئی؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح اور پردے کا فلسفہ کیا ہے؟ حیا modesty آج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عورت میں ہمیشہ سے ہے۔ مَیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی مثال دیتا ہوں کہ جب وہ کنویں یا پانی کے چشمہ پر گئے تو دیکھا کہ بکریاں چرانے والے اپنے ریوڑ لے کر آئے تھے اور انکو پانی پلا رہے تھے۔ دو لڑکیاں اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک کنارہ پر بیٹھی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کیوں علیحدہ بیٹھی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ مرد پانی پلا لیں گے تب ہم جائیں گی۔ تو وہ ایک حجاب تھا جس کی وجہ سے وہ ان میں مکس اپ (mix up)

نہیں ہونا چاہتی تھیں۔ تو یہ ان کی نیچر تھی۔ ان کو کسی نے پڑھایا نہیں تھا یا ان کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد ان میں سے ایک واپس آئی۔ اس کے بارے میں قرآنِ شریف میں لکھا ہے کہ وہ حیا سے شرماتی ہوئی واپس آئی۔ اور اس نے کہا کہ میرا باپ بلا رہا ہے۔ تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چلے گئے۔ باپ سے باتیں ہوئیں۔ اس گھر میں رہنے کے لئے بھی justify کرنا تھا کہ نوجوان آدمی کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے۔ باپ نے کہا کہ ایک بچی سے شادی کر لو۔ تو یہ جو حیا کا concept ہے یہ ہر جگہ موجود ہے اور اسی کو قائم رکھنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: **اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان** کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اور اس حیا کو سامنے رکھو گے تو دوسروں سے بچ کر رہو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی رہ گیا یہ کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواز ہے؟ تو جو عورت، لڑکی خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اور وہ سکارف اوڑھتی ہو اور تم اس کا نقاب by law اٹھا دو تو اس کو کس طرح justify کرو گے؟ وہاں کیوں لاء (Law) اس کو پابند کرتا ہے؟ اگر میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ اچکن پہننی ہے، یا پگڑی باندھنی ہے، تو نیا یہ لاء (Law) آ جائے کہ نہیں تم پگڑی نہیں پہن سکتے تو وہ لاء (Law) کہاں سے justify ہوتا ہے؟ اس لئے جو عورت خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اس

کو پردہ کرنے دو۔ حیا اس کا حصہ ہونا چاہئے۔ ایک دیندار عورت کی identity ہونی چاہئے۔یہی اسلام کہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورت کی اگر یہ حیا نہ ہو، پردہ نہ ہو اور mixing-up ہو تو بے حیائی پھیلتی چلی جائے گی۔ جس طرح اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہے۔ یہاں شادیاں ہوتی ہیں۔شادیوں کے بعد اسی پردہ نہ ہونے کی وجہ سے،حیا نہ ہونے کی وجہ سے اور mix up کی وجہ سے 65 فیصد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔عورتیں دوستیوں میں involve ہو جاتی ہیں۔ان کا اعتبار کوئی نہیں رہتا۔ تو اسی چیز کو روکنے کے لئے اسلام نے کہا ہے کہ حیا کو قائم رکھواور اپنے گھروں کو سنبھالو۔عورت کا کام ہے کہ گھر میں بچے کی ایسی تربیت کرے کہ وہ سوسائٹی کو، اپنے ملک کو اور اپنی نیشن کو ایک valuable product دے۔

حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ نقاب کیوں رکھا جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ ان کا نقاب کیوں زبردستی اتارا جائے؟ بعض ملکوں میں لاء (Law) پاس ہوا ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ فرانس نے لاء (Law) پاس کیا ہے کہ لڑکی نے حجاب نہیں پہننا۔حجاب کے ساتھ لڑکیاں Public Places میں نہیں جا سکتیں۔ تو یہ بھی تو فورس (Force) استعمال ہو رہی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو کھلا اختیار ہونا چاہئے۔ پاکستان جاؤ تو وہاں 75 فیصد عورتیں دیہاتوں میں رہتی ہیں۔اوران میں سے

75 فیصد ایسی ہیں جو نہ نقاب اوڑھتی ہیں نہ پردہ کرتی ہیں۔ایک دوپٹہ سر پر لیا ہوتا ہے جو ان کے لباس کا حصہ ہے۔وہاں کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہوں نے ہر ایک چیز کو مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔یہ بھی دجال کی چال ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پردہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے پردہ کی ایک وجہ یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ مسلمان عورت کی ایک پہچان ہو جائے تا کہ اس کو لوگ نہ چھیڑیں۔اگر اچھا لباس ہو، پردہ کرتی ہوں اور حیا سے کام لیتی ہوں تو چند ایک اوباش اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے، hooting کرنے والے street boys کے علاوہ لوگ ایسی لڑکیوں کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 اگست 2013ء)

فحشاء کے قریب بھی نہ بھٹکیں

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 اگست 2013ء میں فرمایا:

بہر حال چوتھی بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ **وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ** (الانعام:152) اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔ اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے ......پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں ان کا سدباب کیا گیا ہے ......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں ان سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔

اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں۔ ویب سائیٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا

جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو، یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی، دین سے دور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔

اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہوگی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہوگی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہوگی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہوگی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق تیسرا تم میں شیطان ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث نمبر 117)

پردے کے حکم میں فیس بک، سکائپ شامل ہیں

یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی مثال دی ہے اس میں فیس بک (Facebook) اور سکائپ (Skype) وغیرہ جو چیٹ (Chat) وغیرہ کرتے ہیں، یہ شامل ہے۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے میں کہوں گا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ

کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کرلے گا۔

پس یہ قرآن کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اٹھا کہ نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عوت دنوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے کہ یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اس میں بھی روک پیدا ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کونہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں ان سے بھی روک پیدا ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے قصے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (Skype) اور فیس بک (Facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے جذبات کی رو میں زیادہ بہ جاؤ گے تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 اگست 2013ء)

عورتیں اپنا بہترین نمونہ دکھائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی نصائح بیان فرمائیں۔

فرمایا ''اولاد کا طیب ہونا تو طیّبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔'' (اگر یہ چاہتے ہو کہ اولاد پاک ہو تو پھر مسلسل اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لو کہ وہ پاک ہیں کہ نہیں) فرمایا: ''اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لیے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔'' (کیونکہ عورت نے ہی اولاد کی تربیت کرنی ہے۔ تو یہ نمونہ دکھائیں۔)

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 163، 164۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں تو بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں مردوں سے زیادہ نیکی پر قائم رہنے والی اور نمونے دکھانے والی ہیں اور فکر کرنے والی ہیں۔ لیکن بہرحال ذمہ واری مردوں کی ہے۔ لیکن یہ بھی ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ عورتیں مردوں کے زیر اثر آ جاتی ہیں۔ مثلاً اکثر مجھے پردہ کے بارے شکایات آتی رہتی ہیں کہ ان ملکوں میں آ کر مرد ہیں جن کو شرم آتی ہے کہ عورت حجاب لے یا اپنے آپ کو ڈھانکے، بازار میں ان کے ساتھ نہ پھرے۔

بلکہ بعضوں نے تو پاکستان سے بعض نئی آنے والیوں کو یا اپنی ماؤں بہنوں کو یہ بھی کہا ہوا ہے کہ یہاں پردہ کرنا بڑا جرم ہے۔اور اگر تم نے پردہ کیا یا چادر اوڑھی، یا سکارف لیا یا حجاب پہنا تو تمہیں پولیس پکڑ کر لے جائے گی اور اسی لئے بعض عورتوں نے خود بتایا کہ انہوں نے اپنے نقاب اتار دیے۔ یہ کہاں تک سچ ہے، یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے۔لیکن بہر حال بعض ایسے لوگ ہیں جن کا مجھے علم بھی ہے۔ایک دو کیسز ایسے بھی ہیں۔

پردہ ٹھوکر کھانے کی حد سے بچاتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔فرمایا ''اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 106 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔'' آجکل پردے پر حملے کیے جاتے ہیں۔'' (اور آجکل اس زمانے میں تو بہت زیادہ ہیں اور یورپ میں تو یہ بہت زیادہ ہے بلکہ ان حملوں کا ہی اثر ہے کہ جو غیر از جماعت دوسرے مسلمان ہیں، چاہے انہوں نے بلاؤز اور ٹائٹ جینز پہنی ہو، اس ردّعمل کے طور پر انہوں نے حجاب اور سکارف لینا شروع کر دیا ہے، گو کہ وہ پردہ نہیں ہے اور اس کی بھی بعض

حکومتیں بعض جگہ اجازت نہیں دیتیں اور اس کے خلاف ہیں، لیکن انہوں نے ایک ردّعمل دکھایا تو احمدی عورتیں کیوں یہ ردّعمل نہیں دکھا سکتیں۔ احمدی مرد کو کیا اس میں جھجک اور شرماہٹ ہے کہ اس کی عورت پردہ کرے۔

پردے سے مراد زندان نہیں

فرماتے ہیں: ’’آجکل پردہ پر حملے کیے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں۔‘‘ (یعنی قیدخانہ نہیں ہے) ’’بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیرمرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا تو ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیرمرد اور عورت اکٹھے بلاتعامل اور بےمحابہ مل سکیں، سیریں کریں، کیونکر جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیرمرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارعِ اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی‘‘ (یہ تہذیب ہوگی۔ لیکن اسلام نے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی) ’’جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیرمحرم مرد وعورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابلِ شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی

چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں، تو یاد رکھو ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ میں آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 21، 22۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اوڑھنیوں کو اس طرح پھیرو کہ جسم کا پردہ ہو

پردہ کے بارے میں یہاں، جیسا کہ میں نے کہا، بعض مرد بھی اتروا دیتے ہیں، نوجوانوں کے بارے میں بھی یہ شکایتیں آتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسی ہیں جو دوسری عورتوں کو کہتی ہیں کہ یہاں پردہ نہیں کرنا اور یہاں جب مجھے ملنے آتی ہیں تو اس وقت مجھے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ برقعہ جو ہے، یہ آج کئی سالوں کے بعد نکلا ہے، یا نقاب جو ہے یہ پہننے کی عادت نہیں ہے، یہ آج پہنا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ منافقت ہے جو پردہ ہے حجاب کا، چادر کا، سکارف کا اگر وہ لیا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ نے جو کم از کم پردہ بتایا ہے وہ لیں۔ سر کو ڈھانکیں، بالوں کو ڈھانکیں، اپنے جسم کو ڈھانکیں جو قرآن کریم نے کہا ہے۔ اوڑھنیوں کو اس طرح پھیرو کہ جسم کا پردہ ہو۔ پس اس طرف عورتوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور مردوں کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ مرد

شرمائیں خاص طور پر مَیں نوجوانوں کو کہہ رہا ہوں اور بعض ایسی عورتیں جن کے پردے، برقعے پرانے ہو چکے ہیں بلکہ ان کو پہننے سے ہی زیادہ بے پردگی ہوتی ہے تو وہ اپنے لباس ایسے بنائیں جو باپردہ ہوں۔ سر کوڈھانکیں، بالوں کو ڈھانکیں، چہرے کوایک حدتک ڈھانکیں۔اگر میک اپ کیا ہوا ہے تو چہرے کو ڈھانکنا چاہئے۔اگر میک اپ نہیں ہےتو تو کم ازکم پردہ جوحضرت مسیح موعودؑ نے جوفرمایا ہے کہ ماتھاڈھکا ہواور ٹھوڑی ڈھکی ہو۔اس پر بہرحال بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ یہی چیزیں ہیں چھوٹی چھوٹی جو پھر آگے آزادیوں میں بڑھاتی ہیں اور بہت سارے معاملات میرے علم میں ہیں، اسی وجہ سے پھر گھروں کے رشتے بھی خراب ہوئے ہیں۔پردہ اگر کرنا ہےتو مجھے دکھانے کے لئے نہیں کرنا۔پردہ کرنا ہےتو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حکم پرعمل کرنے کے لئے کرنا ہے کہ جب نصیحت کی جائے تو اس پرعمل کرو۔اندھوں اور بہروں کی طرح اُس پر گز رنہ جاؤ۔عہدِ بیعت میں ہم کہتے ہیں کہ جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کروں گا۔تو ہروہ فیصلہ معروف ہے جوقرآن اورشریعت کاحکم ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30اگست 2013ء)

پہلے عیسائی مہذب عورتیں سکارف لیا کرتی تھیں

❁ ایک واقفہ نو نے پردہ کے متعلق سوال کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمہارا پردہ یہ ہے کہ تم headscarf لے لو اور تم میں اتنا زیادہ Confidence ہونا چاہئے کہ اگر تمہیں کوئی کچھ کہے تو کہو کہ میں احمدی مسلمان ہوں اور میں اس تعلیم پر عمل کرتی ہوں جو ہمارے قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ پچھلی دفعہ میں نے امریکہ میں یہی کہا تھا تو ایک لڑکی نے کہا کہ پہلے مجھے شرم آتی تھی پھر میں نے سوچا کہ میں نے آج سے ہی اسکارف لینا ہے اور اسکارف لے لیا اور کچھ نہیں ہوا۔ یہاں کی مقامی کینیڈین خواتین بھی سردیوں میں، برف میں اسکارف لے کے پھرتی ہیں۔ ان میں سے بعض سردی سے بچنے کے لئے ٹوپی لیتی ہیں اور بعض اسکارف لیتی ہیں۔ پرانے زمانہ میں عیسائی عورتیں جو مہذب عورتیں تھیں وہ اسکارف لیا کرتی تھیں۔ ابھی بھی بوڑھی عورتوں کو دیکھو وہ اسکارف باندھتی ہیں۔ پس کوئی خوبصورت سا اسکارف لے لیا کرو خود ہی لڑکیاں کہیں گی کہ بڑا اچھا ہے۔ پہلے بے شک Printed اسکارف پہن لو۔ پہنو تو سہی اور پھر آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی تو تم پھر صحیح حجاب پہنچا

شروع کر دو گی۔

پھر ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں حجاب لیتی ہوں تو لوگ مسلمانوں سے خوف رکھنے کی وجہ سے بات نہیں کرتے خاص طور پر وہ لوگ جو پہلے کسی مسلمان سے نہیں ملے ہوتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک Badge بناؤ اور اس پر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا ہوا ور وہ لگا کر پھرا کرو تو پھر وہ تم سے نہیں ڈریں گے۔

کیا اسلام عورتوں پر ظلم کرتا ہے

اسی واقفہ نے عرض کی کہ بعض لڑکیاں سوال کرتی ہیں کہ اسلام عورت کو Oppress کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو کہو کہ اسلام زبردستی نہیں کرتا۔ میں نے تو خوشی سے پہنا ہے اور ان سے پوچھو کہ کیا تمہاری گورنمنٹیں زبردستی نہیں کرتیں؟ جن گورنمنٹوں نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ حجاب یا اسکارف نہیں لے سکتیں تو یہ بھی زبردستی ہے۔ کسی کو زبردستی حجاب یا نقاب پہنانا oppression ہے تو زبردستی نقاب اتروانا بھی oppression ہے۔ یہ بھی تو ظلم ہے ان کو کہو کہ میں جواب میں دوں گی لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ یورپ کے بعض ممالک فرانس وغیرہ میں یہ کیوں قانون بنایا گیا ہے کہ حجاب نہیں لے سکتیں یا اسکارف نہیں لے سکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان سے کہو جب سردیوں میں برف پڑتی ہے تو آپ لوگ فورا کانوں پر اسکارف باندھ لیتے ہیں تو ہم کیوں نہیں لے سکتے؟ ان کو کہو کہ میں اپنے مذہب پر عمل کرنے والی ہوں اور میری ایک شناخت ہے اور اس کی ایک وجہ ہے جو میں نے اسکارف لیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یوکے میں ایک رائیٹر عورت ہے۔ اس نے اخبار میں ایک آرٹیکل لکھا کہ جو مرد کہتے ہیں کہ حجاب اتار دو اور اسکارف نہ لو اور آزادی کی باتیں کرتے ہیں وہ یہ اسلئے نہیں کرتے کہ ان کو عورت سے ہمدردی ہے۔ان کو صرف ایک Lust اور satisfaction چاہئے ہوتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 ستمبر 2013ء)

طالب علم کو سادہ ہونا چاہئے

دورۂ جرمنی 2013ء میں احمدی طلباء سے سوال و جواب کے دوران:

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگھوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کر لینا چاہئے۔ لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جو ان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 ستمبر 2013ء)

گروپ بنا کر پھبتیاں کسنا لہوولعب ہے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 29 جون 2013ء کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحدید کی آیت 21، 22 کی تلاوت کی اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ ''جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اِس کو جسے

چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔‘‘

......اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً ان باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو ولعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اور لعب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے۔ لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے۔ زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل با مقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے مستقل اسی پر چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے......

آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو ولعب کا نتیجہ ہے اور واپسی کے سب راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جوا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں......

fun کے نام پر ہلڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہوگئی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہُو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو و لعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔انسان کو جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن اسی انعام سے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

پھر اس لہو و لعب کے بعد جس چیز کا اس آیت میں ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے، میک اَپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے۔

زینت کے نام پر بے حیائی درست نہیں

غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔بعض میک اَپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔بعض فیشن ایبل کپڑے

پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی چاہئے۔ یہ سب کچھ ماڈرن سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا دار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے۔ کہیں خاندان پر فخر ہے۔ کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونا کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیا کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے، چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔

خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد

یہاں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔ اس لئے اس کے بارے میں فرما دیا کہ یہ تو مجبوری ہے۔ اس حد تک تو عورت کی زینت بے شک ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ اس نے باہر نکلنا ہے۔ کام کاج بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اگر خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے ہیں، میک اَپ کیا ہوا ہے، خوبصورت زیور ہاتھ پاؤں میں ڈالا ہوا ہے، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو سجایا ہوا ہے، بالوں کو خوبصورتی سے بنایا ہوا ہے۔ تو یہ سب حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے مَحرم رشتوں کے سامنے تو جائز ہے لیکن ہر ایک کے سامنے اس کا اظہار جائز نہیں۔

محرم رشتوں کے سامنے بھی لباس حیادار ہو

یہاں یہ بھی واضح کردوں کہ لباس کے معاملہ میں بھی محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم گھروں میں جینز کے اوپر چھوٹی ٹی شرٹ پہن لیتے ہیں، ایسا لباس باپ بھائی کے سامنے بھی جائز نہیں۔ صرف اگر گھر میں خاوند ہے تو اَور بات ہے لیکن اگر دوسرے رشتہ دار

آرہے ہیں تو چاہے وہ گھر میں پہنا ہوا لباس ہو وہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ حیا دار لباس بہرحال گھر میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جب زینت کے ایسے سامان کرو یعنی زیور پہنے ہوں اور دیگر اظہار کئے ہوں تو اسے چھپانے کا حکم ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری زینت پردے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری زینت اب پردے میں ہے۔ پردہ کرو گی تو یہ تمہاری زینت کا اظہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو یہ ساری سج دھج، زینت، میک اپ، بے پردگی تمہیں ایک وقت میں ایسی حالت میں کر دے گی کہ تم ہاتھ ملو گی۔ تمہاری اس زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو سوسائٹی میں یعنی ایسی سوسائٹی میں جو دنیا داروں کی سوسائٹی ہے، پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن ایسے لوگوں کا انجام جو دنیا دار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ بھوسے کی طرح ہوتا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے بلکہ اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

کیا سکارف اور برقعے کا زمانہ نہیں رہا؟

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک خاتون یہاں سے کینیڈا گئیں تو وہاں ایک ایسی خاتون سے ان کا سامنا ہو گیا جنہوں نے دنیا کی خاطر اپنا پردہ اتار دیا تھا۔ پاکستان سے جب ایک طبقہ باہر آتا ہے تو ان میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سب سے پہلے پردہ اتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہاں انہوں نے بڑے اچھے پردے کئے ہوتے ہیں۔ بہرحال جس نے پردہ اتارا ہوا تھا ان کو جرمنی سے

جانے والی خاتون ملیں تو وہ ان جانے والی خاتون کو کہنے لگیں کہ تم کس دنیا میں رہ رہی ہو۔ اب یہ سکارف اور برقعے کا زمانہ نہیں رہا۔ یہ خوبی ہے یہاں سے جانے والی خاتون کی کہ اس نے سکارف اور برقعہ پہنا ہوا تھا۔ کینیڈا میں عموماً احمدی عورتیں حیادار ہیں، لباس کا خیال بھی رکھتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو احمدی معاشرہ کو خراب کرنے کے درپے ہیں۔ اگر وہ اپنی ذات کی حد تک خراب کر رہی ہیں جو یہاں بھی شاید ہوں اور دوسرے ملکوں میں بھی ہوتی ہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ایک مہم کی صورت میں دوسروں کو بھی خراب کر رہی ہیں تو ان سے بہر حال ہر عقلمند عورت کو بچنا چاہئے۔

کینیڈا میں اس دفعہ بھی دورہ پر جب میں نے عمومی توجہ دلائی تھی تو اکثریت نے ایسی حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ بلکہ ایک بچی کو میں نے توجہ دلائی کیونکہ اس کا لباس صحیح نہیں تھا تو اس نے مجھے لکھا کہ وہ لباس جو آپ نے ناپسند کیا تھا وہ میں نے کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا اور آئندہ میں عہد کرتی ہوں کہ وہ لباس کبھی نہیں پہنوں گی۔ تو یہ ہے احمدی لڑکیوں کا کردار جو زینت کی حقیقت کو اُبھارتا ہے۔

پس آپ میں سے بھی وہ جو ایسے لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زینت کی حفاظت کی فکر نہیں یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کے انجام کا فیصلہ کسی دنیا دار نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کے

لئے میری ہدایات پر چلو، میری باتوں پر عمل کرو۔ میری ہدایت کے مطابق زینت کا اظہار اور اس کو چھپانا جنت میں لے جانے والا بنائے گا اور میری ہدایت کے خلاف زینت کا اظہار عذاب کا مورد بنائے گا۔

پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مَردوں کا بھی ہاتھ ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کو معاشرے سے متأثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ہیں اَور بعض دوسرے بہت سے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مَردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مَردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مَردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں......

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کا عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو ولہب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت

کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ کس حک تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حدتک اپنے آپ کو دُنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حدتک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حک تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حدتک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو ولعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حدتک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔ اب ہم دعا کریں گے میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013ء)

جو عورت پردہ نہیں کرتی صدر منتخب نہیں ہو سکتی

دورۂ سنگاپور 2013ء کے دوران نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ کے دوران:

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ایسی عورت جو پردہ نہیں کرتی صدر حلقہ منتخب ہو سکتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسی عورت جو پردہ نہیں کرتی صدر حلقہ منتخب نہیں ہو سکتی۔

حضور انور نے فرمایا: جو بھی خواتین جماعتی عہدیدار ہیں ان کا معیار اور کردار اعلیٰ اور مثالی ہونا چاہئے وہ دوسری خواتین کے لئے ایک نمونہ ہوں۔

پردہ کا لباس سادہ ہونا چاہئے

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا خواتین Abaya یعنی ایسا لمبا کھلا گاؤن پہن سکتی ہیں جس پر چمکدار چیزیں لگی ہوں جو دوسروں کو متوجہ کرتی ہوں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جو پردہ ہے وہ پردہ ہی رہنا چاہئے یعنی ایسا لباس نہ ہو کہ دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرے۔ سادہ لباس

ہونا چاہئے۔ پردہ کی خاطر جو گاؤن استعمال کیا جارہا ہے وہ بھی Attractive نہیں ہونا چاہئے۔ اصل چیز نیّت ہے اور وہ پردہ کی ہی نیّت ہونی چاہئے نہ کہ کسی دکھاوے اور خوبصورتی کی۔

❁ ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر لجنہ کی طرف سے کوئی Co-operative Scheme شروع ہو تو کیا مرد احباب کو اُس میں حصہ لینے کی اجازت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اجازت نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ پروگرام جماعت کی طرف سے ہو تو پھر ہر کوئی شامل ہوسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013ء)

مرد خواتین سے ہاتھ نہ ملائیں

دورہ آسٹریلیا 2013ء میں ایک کلاس کے دوران

❁ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ ہم خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ لیکن اگر کسی پروگرام میں کوئی خاتون اچانک ہاتھ آگے کردے تو کیا کیا جائے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: پروگراموں سے پہلے واقفیت ہوتی ہے تبھی تو ان کو مدعو کیا جاتا ہے تو پہلے بتا دینا چاہیے کہ ہم ہاتھ نہیں ملاتے۔

حضور انور نے فرمایا: میں جہاں بھی جاتا ہوں انتظامیہ کو توجہ دلا دیتا ہوں کہ ادب کے ساتھ بتا دیں کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ چنانچہ اس طرح ہر ایک کو علم ہوتا ہے کہ ہاتھ نہیں ملانا۔ اس لئے پہلے ہی بتا دینا چاہئے تا کہ بعد میں جب کوئی عورت اپنا ہاتھ سلام کے لئے آگے کردے تو پھر شرمندگی نہ ہو۔

ہاں اگر کوئی انتہائی مجبوری کی صورت آجائے، خاتون کو بھی علم نہ ہو اور وہ اپنا ہاتھ آگے کردے تو ایسی کیفیت میں دوسرے کو شرمندگی سے بچانے کے لئے آپ سلام کرلیں۔ مجبوری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2013ء)

کس عمر میں سکارف لینا چاہئے

دورۂ آسٹریلیا 2013ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو کی کلاس میں:

❖ ایک بچی نے سوال کیا کہ جب ہم سکول جاتے ہیں تو ہمیں کونسی عمر میں سر پر سکارف لینا چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جب تم پانچ سال کی ہوتی ہو تو تمہیں فراک بغیر Legging کے نہیں پہننی چاہئے۔ تمہاری ٹانگیں ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں تا کہ تمہیں احساس ہو کہ اب آہستہ آہستہ ہمارا لباس ڈھکا ہوا ہونا چاہئے۔ Sleveless فراک نہیں پہننی چاہئے۔

پھر جب تمہاری چھ سات کی عمر ہو تو Legging پہن کر سکول جاؤ اور جب تم دس سال کی ہو جاتی ہو تو تھوڑا سا سکارف لینے کی عادت ڈالو اور تم گیارہ سال کی ہو جاتی ہو تو پھر پوری طرح سکارف لو۔ سکارف تو یہاں بھی لوگ سردیوں میں لے لیتے ہیں۔ سردی ہوتی ہے تو اپنے کان وغیرہ لپیٹ لیتے ہیں، وہ سکارف ہی ہوتا ہے۔

لڑکی اگر دیکھنے میں بڑی نظر آتی ہے تو سکارف لے

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لڑکیاں دس سال کی عمر میں بھی چھوٹی نظر آتی ہیں اور بعض دس سال کی عمر میں بارہ سال کی لڑکی کی طرح نظر آتی ہیں۔قد لمبے ہو جاتے ہیں۔تو ہر لڑکی دیکھے کہ وہ اگر بڑی نظر آتی ہے تو پھر اس کو سکارف لے لینا چاہئے۔چھوٹی عمر میں سکارف لینے کی عادت ڈالو پھر شرم نہیں آئے گی۔نہیں تو پھر ساری عمر شرماتی رہو گی۔اگر تم کہو گی کہ 12 سال کی عمر میں، 13 سال کی عمر میں، 14 سال کی عمر میں جا کر سکارف لوں گی تو پھر سوچتی رہو گی اور تمہیں شرم آ جائے گی۔ پھر تم کہو گی کہ اب اگر مَیں نے سکارف لیا تو کہیں لڑکیاں میرا مذاق نہ اڑائیں اور مجھ پر ہنسیں گی۔اس لئے سکارف لینا عادت ڈالو کہ کبھی کبھی سکارف سات، آٹھ، نو سال کی عمر میں لینا شروع کر دو۔لڑکیوں کے سامنے بھی لو تا کہ تمہاری جو شرم ہے وہ ختم ہو جائے۔اور جب تم بڑی نظر آؤ تو پوری طرح سکارف لو، تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

پرانے زمانے کے لباس لمبے ہوتے تھے

ہاں جو بڑی ہیں ان کو علم ہونا چاہئے کہ پردے کا مقصد یہ ہے کہ حیا ہونی چاہئے۔ جو یورپین ہیں یا ویسٹرن Influence کے اندر آتے ہیں پرانے زمانے میں ان کے لباس بھی لمبے ہوتے تھے۔ لمبی میکسی فراک ہوتی تھی۔اب تو یہ ننگے پھرتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ جو مرد ہے وہ اچھا

Well Dressed تب کہلاتا ہے جب اس نے ٹراؤزر پورا پہنا ہو، کوٹ پہنا ہو، ٹائی لگائی ہو اور عورت کو کہتے ہیں کہ تم Well Dressed اُس وقت ہوگی جب تم نے مِنی سکرٹ پہنی ہو۔

حضورانور نے فرمایا کہ مجھے ان کا یہ فلسفہ سمجھ میں نہیں آیا۔

حیا دوسروں کو غلط نظر ڈالنے سے روکتی ہے

اس لئے مردوں کو نہ دیکھو۔ عورتیں خود بھی اپنے آپ کو ننگا کر کے اپنی بے عزتی کرواتی ہیں۔ پس ایک احمدی لڑکی، احمدی عورت کا وقار اسی میں ہے کہ اپنی حیا کو قائم کرے اور اصل چیز حیا ہے اور یہ حیا ہی ہے جو دوسروں کو تمہارے اوپر غلط نظر ڈالنے سے روکتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013ء)

فیشن کے ظاہری بناؤ سنگھار سے متاثر نہ ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ 2013ء میں عورتوں سے خطاب کے دوران فرمایا:

ہماری لڑکیوں اور عورتوں کو جدید دنیاوی فیشن نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی اس فیشن کے ظاہری بناؤ سنگھار سے متاثر ہونا چاہئے۔ بلکہ روحانی علم کے حصول اور اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا کرنے کے ذریعہ سے انہیں اُس اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن سکیں۔ اگر وہ یہ حاصل کر لیتی ہیں تو وہ ایک نہایت اہم اور نمایاں کردار ادا کرنے والی ہوں گی جس کے ذریعہ ہماری مستقبل کی نسلیں محفوظ ہوتی چلی جائیں گی......

آج دنیا سنگین بد اخلاقی، عریانی اور گناہ کے گڑھے میں گر چکی ہے اور تباہی کی طرف جارہی ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ سب دنیا کو تباہی اور اس خطرناک راستہ سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافتِ احمدیہ کا حقیقی سلطانِ نصیر یعنی خلافت کی مددگار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2014ء)

عملی اصلاح کے لئے بار بار نیکی کا ذکر ہو

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 20 دسمبر 2013ء میں فرمایا کہ چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے تبھی عملی اصلاح ہو سکتی ہے......

عورتوں کے لئے بھی مَیں ایک مثال دوں گا۔ پردہ اور حیا کی حالت ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ ختم ہو جائے تو پھر بات بہت آگے بڑھ جاتی ہے۔ آسٹریلیا میں مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض بڑی عمر کی عورتوں نے جو پاکستان سے وہاں آسٹریلیا میں اپنے بچوں کے پاس نئی نئی گئی تھیں، اپنی بچیوں کو یہ دیکھ کر کہ پردہ نہیں کرتیں اُنہیں پردے کا کہا کہ کم از کم حیا دار لباس پہنو، سکارف لو تو اُن کی لڑکیوں میں سے بعض جو ایسی ہیں کہ پردہ نہ کرنے والی ہیں، انہوں نے یہ کہا کہ یہاں پردہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور آپ بھی چھوڑ دیں تو مجبوراً ان عورتوں نے بھی جو پردہ کا کہنے والی تھیں، جن کو ساری عمر پردے کی عادت تھی اس خوف کی وجہ سے کہ جرم ہے، خود بھی پردہ چھوڑ دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے، نہ جرم ہے۔ کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس طرف توجہ دیتا ہے۔ صرف فیشن کی خاطر چند نوجوان عورتوں اور بچیوں نے پردے چھوڑ

دیئے ہیں۔ پاکستان سے شادی ہو کر وہاں آنے والی ایک بچی نے مجھے لکھا کہ مجھے بھی زبردستی پردہ چھڑوا دیا گیا تھا۔ یا ماحول کی وجہ سے میں بھی کچھ اس دام میں آ گئی اور پردہ چھوڑ دیا۔ اب میں جب وہاں دورے پر گیا ہوں تو اُس نے لکھا کہ آپ نے جلسہ میں جو تقریر عورتوں میں کی اور پردے کے بارے میں کہا تو اُس وقت میں نے برقع پہنا ہوا تھا تو اُس وقت سے میں نے برقع پہنے رکھا ہے اور اب میں اُس پر قائم ہوں اور کوشش بھی کر رہی ہوں اور دعا بھی کر رہی ہوں کہ اس پر قائم رہوں۔ اُس نے دعا کے لئے بھی لکھا۔ تو پردے اس لئے چُھٹ رہے ہیں کہ اس حکم کی جو قرآنی حکم ہے، بار بار ذہن میں جگالی نہیں کی جاتی۔ نہ ہی گھروں میں اس کے ذکر ہوتے ہیں۔ پس عملی اصلاح کے لئے بار بار برائی کا ذکر ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2014ء)

پردے کا مقصد حیا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2013ء میں لجنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

لڑکیاں بھی جب یہ دیکھیں گی کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر ہے تو پھر وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی بجائے اپنے غیر ضروری فیشنوں کی بجائے، اپنی نیکیوں کی طرف توجہ دیں گی۔ ایک حد تک فیشن بھی جائز ہے، لباس کی خوبصورتی بھی جائز ہے، سنگھار بھی جائز ہے، لیکن جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو یہ پھر تقویٰ سے دُور ہٹا کے لے جاتا ہے......

پھر عورتوں کے احکامات میں سے ایک حکم پردہ کا ہے۔ یہ کوئی چودہ سو سال پہلے کا حکم نہیں تھا۔ قرآنِ کریم کا حکم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے اور آج بھی اسی طرح یہ جاری حکم ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے جاری تھا۔ پردہ کا مقصد حیا، عورت اور مرد کا بے جا ملنے جلنے سے بچنا، بد خیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اُس کا حیا کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا بلا وجہ نامحرموں سے ملنا جلنا تو نہیں ہے۔

بدخیالات میں فلموں کا کردار بھی ہے

پھر بدخیالات ہیں۔نوجوانوں میں بدخیالات میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔گو کہ بعض بڑوں کے بارے میں بھی خاص طور پر مردوں کے بارے میں شکایتیں آتی ہیں، اور گھر اسی لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر یا ٹی وی پر بیٹھ کر بیہودہ اور لغو فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔اس وجہ سے بھی آزادی کے نام پر یہاں بے حیائی عام ہے۔ایسی فلموں سے کبھی پاک خیالات نہیں ہو سکتے۔یہ فلمیں بنانے والوں کو یا ٹیلیویژن وغیرہ پر چلانے والوں کو خود بھی یہ خیال ہے کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔اس لئے علاوہ ڈراؤنی فلموں کے ایسی گندی فلموں کے بارے میں بھی یہ لکھا ہوا آتا ہے کہ بچوں کے سامنے نہ دیکھی جائیں۔یا بعض سائٹس ہیں، اُن پر لکھا ہوا آتا ہے کہ اُن کو بچوں کے لئے لاک (lock) کردو۔اس کا مطلب ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ ان کو بھی ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جارہی ہے۔

اس معاشرے میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں

پھر جس معاشرے میں یہ گند دکھانے کی حالت ہو وہاں تقویٰ کہاں رہ سکتا ہے۔اس لئے اس معاشرے میں رہ کر ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی مرد کو اور ایک احمدی جوان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

جینز کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہیے

پھر لباس کے فیشن ہیں۔ ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہیے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، فیشن کریں، ایک حد تک جائز فیشن کریں لیکن بعض ٹائٹ جینز اور بلاؤز پہنتی ہیں یا، اُن کے ساتھ ٹی شرٹ پہن لیں گی، تو عورت کے تقدس کو پامال کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ نہیں، اُن کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہیے، کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کے آیا جائے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ لباس اور ماحول خیالات پر بد اثر ڈالتے ہیں اور اچھا بھی اثر ڈالتے ہیں۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، کبھی میں نے نہیں روکا، لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہیے، کم از کم گھٹنوں تک۔

ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہیے

کچھ عرصہ پہلے مجھے یہاں سے کسی نے لکھا تھا کہ آپ یہاں آ رہے ہیں تو آپ کے سامنے بعض ایسی عورتیں بھی آئیں گی جنہوں نے باہر نکلتے ہوئے کبھی سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھا، لیکن بڑے نقاب اور برقعے انہوں نے پہننے کے لئے سلوا لئے ہیں۔ تو اگر صرف اس لئے ہے کہ مجھے دکھانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری تمہارے پر نظر ہے **اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ** (الحشر: 19) جو تم عمل کرتے ہو اُس سے مجھے خبر ہے۔ دلوں کو میں

جانتا ہوں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس وجہ سے ہمارا شرم اور حجاب جو ہے وہ ذرا ختم ہو جائے اور ہم برقعہ پہن کے ایک دفعہ جائیں گے، دو دفعہ جائیں گے، تین دن جائیں گے، دس دن سامنے جائیں گے، تو ہمیں عادت پڑ جائے گی اور ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا، تو پھر یہ بڑی اچھی بات ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آپ کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے، کسی بندے کے لئے نہیں۔

تقویٰ پر چلنے کے لئے لباس کا خیال رکھنا ہوگا

اگر ایک احمدی لڑکی اور عورت تقویٰ پر چلنا چاہتی ہے تو اپنے لباس کا خیال رکھنا ہوگا، اس کو حیادار بنانا ہوگا، باپردہ بنانا ہوگا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں کہ ماحول کا جو اثر ہے، اسے بھی گندگیوں میں کھینچ کے لے جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2014ء)

عورتیں مَردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں

یو کے لجنہ اماء اللہ کے ریفریش کورس کے دوران

❁ ایک بہن نے سوال کیا کہ اس ملک میں سکول یا کسی کام وغیرہ کی غرض سے باہر جائیں تو مرد و خواتین کا ہاتھ ملانے کا رواج ہے جس سے دشواری محسوس ہوتی ہے۔حضور راہنمائی فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عام طور پر مرد ہاتھ آگے نہیں کرتے۔ہاتھ ملانا ضروری نہیں۔لیکن ضروری ہے کہ آپ طریقے سے سمجھائیں کہ یہ ہماری مذہبی روایات میں سے ہے کہ عورتیں مَردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں۔ یہاں پر اکثر لوگ آپ کی مذہبی روایات کا احترام کرتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی مجبوری کی صورت ہو اور ہاتھ ملانا پڑے تو آرام سے سمجھائیں،اگر آپ درشتی سے کہیں گی تو ظاہر ہے وہ برا منائیں گے۔حضور نے فرمایا لجنہ کو چاہئے کہ وہ اپنے مردوں کی بھی اصلاح کریں کہ وہ خود بھی عورتوں سے ہاتھ ملانے سے اجتناب کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 اپریل2014ء)

خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے لباس کو باحیا بنائیں

حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ان ملکوں میں عورت کے حیادار لباس اور باپردہ لباس کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور خاص طور پر ایک حقیقی (مومن) عورت ہی اس کا اظہار کرتی ہے دوسرے تو پھر کچھ نہ کچھ معاشرے سے ڈر کر اپنے لباس میں کمی بیشی کر لیتے ہیں لیکن حقیقی مومن عورت اس کا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے (مومن) عورتوں کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے اور سب سے زیادہ حقیقی (مومن) عورت، احمدی (مومن) عورت ہی ہے۔ تو جب حیادار لباس اور باپردہ لباس کی بات ہو تو احمدی (مومن) عورت بھی نشانہ بنے گی۔ لیکن جب دلیل کے ساتھ آپ باپردہ لباس کی اہمیت خود ان لوگوں پر واضح کریں گی تو یقیناً ان کو سمجھ آ جائے گی کہ حیادار لباس یہ عورتیں اپنی مرضی سے پہنتی ہیں۔ ان پر کوئی جبر نہیں ہے۔ عورت کی فطری حیا انہیں اس بات پر مجبور کرتی ہے۔ مذہب سے ان کا لگاؤ انہیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے لباسوں کو باحیا بنائیں تو پھر ان لوگوں کے اعتراض ختم ہو جائیں گے۔ ان کو سمجھ

آ جائے گی کہ یہ جبر نہیں ہے، زبردستی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کے لباس یہاں اس وقت اور ہیں۔ پردے کے معیار یہاں اور ہیں اور باہر بازار میں پھرتے وقت آپ کی حالت اور ہے تو یقیناً ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ بعض مجبوریوں کے تحت یہ پردہ کرتی ہیں اور حیادار لباس پہنتی اور مذہب سے دلی لگاؤ ان کو نہیں ہے اور مذہب کی پابندیاں ان پر ظلم کر رہی ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ پھر ان پر یہ اثر ہوگا۔ تو گویا یہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دو عملی جماعت کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہے۔

اپنے عملی نمونے اچھے بنائیں

اگر اپنے عملی نمونے نہیں ہیں تو پھر مذہب کے نام پر یہاں اسائلم لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ پھر یہ کہیں کہ ہم آزاد لوگ ہیں اور ہماری آزادی ان مذہبی شدت پسندوں کو پسند نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں اس لئے ہماری دنیاوی آزادی اور مذہب سے دوری کی وجہ اس ملک میں جو ہم پر سختی ہو رہی ہے اس وجہ سے ہم یہاں اسائلم کے لئے آئی ہیں اور اسی طرح مرد بھی۔ پھر جماعت احمدیہ کا نام لے کر اسائلم نہ کریں۔ یہاں پھر جماعت احمدیہ کے فرد ہونے کا اظہار نہ کریں جس کو اپنے ملک میں مذہبی پابندیوں کا سامنا ہے۔ پھر یہ نہ کہیں کہ ہم پر ظلم اس لئے ہو رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا ہے۔ اس لئے ہمیں ظلموں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے ہم یہاں رہ رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں جس وجہ سے آپ یہاں اس ملک

میں رہنے کے لئے آئے ہیں رہنا چاہتے ہیں یا جو نوجوان لڑکیاں ہیں جن کے ماں باپ یہاں رہنے کے لئے آئے تھے یا جن لڑکوں کے ماں باپ آئے تھے تو ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ وہ احمدیت کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ پس اسی طرح جب ماں باپ یہاں آئے اور ان کے اسائلم منظور ہو گئے یا نئے آنے والوں کے اسائلم منظور ہو رہے ہیں تو یہان اس ملک میں احمدی ہوتے ہوئے رہنے کی ضرورت ہے اگر ایک حقیقی احمدی ہوتے ہوئے یہاں نہیں رہ رہے تو یہاں کی حکومت کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور عوام کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ پس عملی نمونہ سب سے اہم چیز ہے جس کا اظہار آپ سب سے ہونا چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 اکتوبر 2014ء)

ٹیچر اگر مرد ہوں تو سکارف لینا ضروری ہے

❖ ایک کلاس کے موقع پر ایک بچی نے سوال کیا کہ اگر ہم لڑکیوں کے سکول میں ہیں تو کیا برقعہ پہننا، حجاب لینا ضروری ہے ؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر سکول میں صرف لڑکیاں ہی ہیں تو ضروری نہیں ہے لیکن اگر ٹیچر مرد ہوں تو پھر سکارف لینا، حجاب لینا ضروری ہے۔

سکول سے باہر سکارف لینا ضروری ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب بھی سکول سے باہر نکلو تو پھر سکارف لینا ضروری ہے اور پردہ کا خیال رکھنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ سکول میں تو سکارف نہیں لیا اور جب باہر نکلے تو لے لیا تو یہ ڈبل سٹینڈرڈ ہے۔ لیکن یہ ہرگز ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔

ناصرات کو کس عمر میں حجاب لینا چاہئے

ایک بچی نے سوال کیا کہ کونسی عمر میں ناصرات کو حجاب لینا چاہئے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب سات سال کی ناصرات ہو جاتی ہیں تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ جب نماز پڑھوگی تو ڈوپٹہ لے کر پڑھوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض سات سال عمر کی بچیاں اپنی عمر کے لحاظ سے بڑی لگتی ہیں تو ان کا لباس بھی مناسب ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: چھوٹی عمر میں حجاب لے کر، سکارف لے کر سکول میں جاؤ، وہاں فنکشن ہوتے ہیں ان میں جاؤ اور بغیر شرم کے لوگوں کے سامنے پیش ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2014ء)

پردہ کی اہمیت اور لجنہ کی ذمہ داریاں

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 اکتوبر 2014ء کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے 36 سالانہ اجتماع کے موقع پر انگریزی میں خطاب فرمایا تھا۔جس کا اردو ترجمہ یہاں دیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم تعداد کے لحاظ سے دیکھیں تو ہماری جماعت میں عورتوں کی تعداد مَردوں سے زیادہ ہے۔اور یہی رجحان ہمیں دنیا کی آبادی میں بھی نظر آتا ہے۔ ہماری جماعت میں عورتوں کا مقام و مرتبہ یہ تقاضا کرتا ہے کہ ان کے تمام کام آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ تعلیمات کے مطابق ہوں جو کہ قرآن کریم کی صورت میں آپ ﷺ پر نازل ہوئیں۔جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے تا کہ آپؑ اُس خالص تعلیم کو دوبارہ زندہ اور قائم کریں۔آپ سب خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امام الزمان کو ماننے اور اس کی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں قرآن نے عورتوں پر بعض ذمہ داریاں عائد کی ہیں یا کچھ پابندیاں لگائی ہیں وہاں اس نے عورتوں کے بہت سے حقوق بھی قائم

کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ میں ہر اچھے اور نیک عمل کرنے والے کو انعام دوں گا وہاں اس نے یہ نہیں کہا کہ یہ انعام صرف مَردوں کے لئے خاص ہیں۔ بلکہ اس نے کہا ہے کہ میں مرد اور عورتوں دونوں کو ان کے نیک اعمال کے مطابق انعام دوں گا۔ اس لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے بعض احکام صرف عورتوں سے خاص کئے ہیں، جنہیں عورتیں بعض حالات میں کسی قدر مشکل تصور کرتی ہیں یا خود کو پابند سمجھتی ہیں، وہیں ان احکام پر عملدآمد سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام بھی بہت بڑا ہوگا۔ مثال کے طور پر جہاں اللہ تعالیٰ نے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے وہاں اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے۔ اور خدا کی ہمدردی، رحم اور پیار ان عورتوں پر نازل ہوتا ہے جو اس کے احکام کی پابندی کرتی ہیں۔

پردہ کے ذریعہ فلاح حاصل ہوتی ہے

پس اللہ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے فلاح حاصل ہوتی ہے۔ اس ایک لفظ فلاح کے کئی مطالب ہیں جن کی تشریح ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر چند ایک یہ ہیں: فلاح کا مطلب ہے ترقی، کامیابی اور اس امر کا حصول جو انسان کا دل خواہش کرے یا مانگے۔ خوشی اور اطمینان اور امن و امان بھی اس کے معانی ہیں۔ فلاح سے مراد خدا کا فضل، حقیقی تسکین اور پُر اطمینان زندگی بھی ہے۔ ان تمام مطالب سے یہ بات بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا اور عزیز رکھنے والا ہے اور یہ کہ اس کے ایک حکم کو

ماننے کے کتنے وسیع اور اعلیٰ انعامات ہیں۔ واقعی صرف اللہ کے اس ایک حکم کو ماننے کا بدلہ مستقل امن اور تحفّظ ہے اور زندگی بھر کی خوشیاں ہیں، اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس ایک عورت کے لئے اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے کہ صرف ایک حکم کو ماننے سے بدلہ میں اس کو بے انتہاء برکات مل سکتی ہیں۔

جہاں تک پردہ کا تعلق ہے اگر عورتیں صحیح طور پر پردہ کریں تو اپنے آپ کو کئی طرح کے خطرات اور بدمزگی سے بچا سکتی ہیں۔ ایک غیر مسلم عورت نے کچھ عرصہ پہلے ایک مضمون لکھا جس میں اس نے کہا کہ وہ تمام مرد جو حجاب کے خلاف ہیں اور اس کے بارہ میں لڑتے ہیں وہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں نہیں لڑ رہے بلکہ وہ تو صرف اپنی تسکین اور نفسانی لذّت کے لیے یہ سب کر رہے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا نے کوئی حکم ایسا نازل نہیں کیا جو بے مقصد ہو۔ خدا کے ہر حکم میں انفرادی اور معاشرتی فوائد ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے ہم دنیاوی مشکلات اور مصیبتوں سے بھی بچے رہتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کا بہترین اجر پانے والے ہوں گے۔

احمدیت کا راستہ میانہ روی کا ہے

احمدی ہونے کے ناطے ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دین حق کا صحیح راستہ دکھایا جو میانہ روی کا راستہ ہے۔ ہم ان کٹر مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں جو عورتوں کو زبردستی تمام چہرے اور جسم کے پور پور کو

پردہ میں رکھنے کا حکم دیتے ہیں، اس قدر کہ وہ چور اور ڈاکوؤں سے مشابہت اختیار کر لیتی ہیں جو اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے ہیں۔ اور نہ ہم ان مسلمانوں کی طرح ہیں جو دوسری انتہاء کو چھو رہے ہیں یعنی انہوں نے اپنی عورتوں کے سکارف اور دوپٹے بھی اتار دیئے ہیں اور وہ کثرت سے میک اپ کر کے جگہ جگہ پھرتی ہیں اور خدا کے اس حکم کی کھلے طور پر خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ اب تو پاکستان میں بھی دیکھا جا رہا ہے کہ وہ ایسے نازیبا لباس تیار کر رہے ہیں کہ شلوار قمیص کے ساتھ دوپٹہ ہے ہی نہیں اور عورتیں اور لڑکیاں ننگی گردنوں اور کھلے سینوں کے ساتھ کھلے عام میں پھرتی نظر آتی ہیں۔ ایسے لباس کو ناشائستہ اور بے حیا ہی کہا جا سکتا ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہم احمدی اسلام کی صحیح تعلیم یعنی میانہ روی کو فروغ دیتے ہیں اور ہم ضدّی انتہا پسندوں کی طرح نہیں جو اتنی سختی سے عورتوں کو پردہ کرواتے ہیں کہ ان کی آنکھیں بھی نظر نہیں آتی ہیں اور بدقسمتی سے ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں۔ اس کے بارے میں ایک لطیفہ یاد آیا کہ کسی نے ایک کارٹون بنایا جس میں اس نے ایک گاڑی دکھائی جس کو اس نے شٹل کاک برقعہ پہنایا ہوا تھا اور نیچے لکھا تھا کہ

”طالبان نے اب عورتوں کو بھی گاڑی چلانے کی اجازت دے دی ہے۔“

مطلب یہ کہ جب گاڑی پورا برقعہ پہننے گی اور اچھی طرح سے ڈھکی ہوگی تب عورتوں کو گاڑی چلانے کی اجازت ہوگی، یہ سب فضول باتیں ہیں۔ اگرچہ یہ ایک لطیفہ تھا مگر بدقسمتی سے کچھ کٹر لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

نہیں مانا ایسا انتہا پسندی کا رویہ رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بالکل غلط اور خلاف عقل نظریات کی پیروی کرتے ہیں۔ اسلام کی صحیح تعلیم حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کی ہے جو واضح طور پر فرماتے ہیں کہ عورتوں کو ان کے گھروں سے باہر جانے میں مضائقہ نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ خود بھی اپنی اہلیہ حضرت اماں جان (اللہ آپ سے راضی ہو) کے ساتھ سیر کے لیے باہر جاتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ہم کبھی کبھار مختلف راستوں اور زمینوں میں سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ اس معاملے میں آپؑ نے کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کی۔

پردہ کے حکم میں افراط تفریط سے پرہیز کرنا چاہئے

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک حدیث کے حوالہ سے بیان کیا کہ آنحضورﷺ فرماتے تھے کہ کھلی ہوا سے لطف اندوز ہونا چاہئے اور اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ آپﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ یہ حکم صرف مَردوں کے لئے خاص ہے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعودؑ بھی فرماتے تھے کہ گھر کی چاردیواری کے اندر ہر وقت بند رہنے سے بعض اوقات کئی قسم کے امراض حملہ کرتے ہیں۔ اگر ہم حضورﷺ کی زندگی کی جانب نظر دوڑائیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حضورﷺ مختلف جنگوں میں حضرت عائشہؓ کو بھی ساتھ لے جایا کرتے تھے اور آپ زخمی مسلمانوں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ اس لئے پردہ کے بارے میں خدائی حکم کو میانہ روی کے ساتھ ملحوظ رکھنا چاہئے۔ افراط اور تفریط سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مغرب اور خاص طور پر یورپ میں لوگ اتنے آزاد اور غیر اخلاق ہو گئے

ہیں کہ بدکاری، عریانی اور واہیاتی اب عام سی بات ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد سوم طبع جدید، صفحہ 557-558)

دوسری طرف مسلمان جیسے کہ طالبان کی میں مثال دے چکا ہوں جو اتنے متعصب ہیں کہ اپنی عورتوں کو گھر سے باہر تک نہیں نکلنے دیتے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو کبھی فراموش نہ کریں جو اس نے آپ پر کیا ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ آپؑ نے ہی ہمیں صحیح راستہ دکھایا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام نازل کیے ہیں وہاں اس نے صاف طور کر فرما دیا ہے کہ ان احکام کو ماننے کے نتیجے میں وسیع اور اعلیٰ انعامات ملیں گے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ جب ہم یہ سمجھتے ہیں تو کیا یہ ہم سے تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر گزاریں اور اپنی روحانی حالتوں کو بھی مسلسل سنوارنے کی کوشش کرتے رہیں۔

کسی گناہ کو چھوٹا یا معمولی نہ سمجھیں

کچھ ماہ پہلے میں نے مسلسل عملی اصلاح کے بارے میں خطبات دیئے تھے اور میں نے کہا تھا کہ عملی اصلاح کی بنیاد اس بات کو سمجھنے میں ہے کہ کسی گناہ یا اثم کو چھوٹا یا معمولی نہ سمجھا جائے بلکہ ہر وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ نے بچنے کا حکم دیا ہے اس کو گناہ سمجھنا جائے۔ یاد رکھیں کہ بظاہر چھوٹے گناہ ہی ہوتے ہیں جو بڑے گناہوں کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب بھی ہم کوئی ایسا

کام کرتے ہیں جو خدا کی تعلیم کے مخالف ہے، تو ہم اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور جب ہم خدا سے دور ہو جاتے ہیں تو ہم اس کی رحمتوں اور گناہ سے حفاظت کو کھو دیتے ہیں۔ دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں مگر بہت کم ایسے ہیں جو دین کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ اس روحانی انحطاط کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کے چھوٹے چھوٹے احکامات کو اہمیت دینا چھوڑ دی ہے چنانچہ آہستہ آہستہ وہ اپنے مذہب سے ہی دُور چلے گئے ہیں۔

لیکن ہم کو، جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرنے کا دعوی ہے، ہمیشہ اُس طرح ہی زندگی گزارنی چاہیئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم سے چاہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جب ایک شخص نے بیعت کر لی تو یہ ضروری ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ بیعت صرف زبانی عہد نہیں بلکہ خود کو مکمل طور پر ایمان کے سپرد کر دینا ہے۔ لہٰذا ان کو اپنے ایمان کی خاطر ہمیشہ ہر قسم کی ذلّت اور نقصان برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے زبانی طور بیعت تو کی ہے لیکن وہ بیعت کی شرائط کو پورا نہیں کرتے۔ لہٰذا جب بھی ان کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ خدا کو الزام دینے لگ جاتے ہیں کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ آپؑ نے فرمایا کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف بیعت کر لینا ہی کافی ہے اور پھر یہ امید رکھتے ہیں کہ انہیں پھر کبھی کسی مشکل اور تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ حالانکہ سچ یہ ہے کہ بیعت کرنے کی بعد انسان کو خدا تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم کی تعمیل کی

کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بنیادی تعلیم جو ایک مسلمان کو دی گئی ہے وہ غیب پر ایمان لانا ہے۔ اور غیب پر ایمان لانا حیات بعد الموت پر پختہ ایمان کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت اس ابدی زندگی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ غیب پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم یہ یقین رکھیں کہ خدا ہمارے سارے کاموں کو دیکھ رہا ہے اور وہ ہمارے ہر خیال کو جانتا ہے اور وہ ہمیں اس کے مطابق ہی سزا یا جزا دیتا ہے۔ پس اگر ہم اس کے حکموں کی تعمیل نہیں کرتے تو ہمیں شکایت نہیں کرنی چاہئے کہ خدا کو ہم سے بہتر سلوک کرنا چاہئے۔

مَرد عورتوں کے لئے خود اچھا نمونہ بنیں

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور بڑا احسان یہ ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مرد عورتوں پر بے جا سختی نہ کریں اور تحکمانہ رویہ نہ رکھیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ مرد اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کریں اور مرد عورتوں کے لئے خود اچھا نمونہ بنیں۔ ایسا نہ ہو کہ مرد عورتوں پر بے جا سختیاں کریں اور خود کسی بھی حکم کی پابندی نہ کریں۔ اس لئے مردوں کے لئے پہلا حکم یہی ہے کہ وہ تقویٰ سے زندگی گزاریں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو عورتیں خود بخود ہی ان کے پیچھے ہولیں گی۔

مرد بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں

اگر ہم پردہ کے متعلق قرآنی تعلیم کو دیکھیں جو سورۃ نور میں بیان ہوئی ہے۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس میں عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کا کہا گیا ہے۔ اور

پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور اس سے پہلی آیات میں یہ بھی ذکر ہے کہ مرد بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اس لئے ایک مسلمان معاشرے میں پہلے مرد کو حکم ہے کہ اپنے تقویٰ کا خیال رکھے اور عورتوں کو کہا گیا ہے کہ اگر وہ پردہ کریں گی تو ان کو انعام کے طور پر فلاح ملے گی۔ جو ایک تحفّظ ہے اور ان کو وہ تمام انعامات بدلے کے طور پر ملیں گئے جن کا میں پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ اور مردوں کو تاکیداً کہا گیا ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو بدلہ کے طور پر اپنا پیارا ور محبت دیتا ہے اور مردوں کو خبر دار کرتا ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو میں خوب جانتا ہوں۔ اور ان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کریں گے تو وہ انہیں سزا دے گا۔

اپنی عزت کی حفاظت پردہ کے ذریعہ کریں

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اگر عورتیں پردہ نہیں کرتیں اور شرم و حیا سے کام نہیں لیتیں اور مردوں میں ان کا آنا جانا بالکل عام ہے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی بھوکے کُتے کے سامنے نرم نرم روٹیاں رکھ دی جائیں اور یہ خواہش کی جائے کہ وہ روٹی نہیں کھائے گا۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زینت کی حفاظت کی طرف بھر پور توجہ دیں اور اپنے آپ کو مردوں کی نگاہوں سے بچائے رکھیں۔ یاد رکھیں کہ احمدی عورتوں کو چاہئے کہ اپنی عزت اور ناموس کی حفاظت پردہ کے ذریعہ سے کریں۔ آجکل کے معاشرے میں ہر قسم اور ہر خیال کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو

ایک مسلمان عورت کے صحیح مقام کا اندازہ نہیں ہے۔اس لیے ہماری عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زینت کی بخوبی حفاظت کریں اوراپنی عزت اور ناموس پر کوئی حرف نہ آنے دیں۔جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بتایا ہے کہ بیعت محض زبانی عہد نہیں جو دہرایا جاتا ہے بلکہ ایک احمدی سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ مسلسل اپنے اندر بہتری لائے ۔اس لئے میں ہر احمدی عورت اورلڑکی کو کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو بہتر بنانے اور اللہ تعالیٰ کے قریب آنے کی کوشش کریں۔آپ کی روحانی ترقی صرف اس نسل کے لئے ہی نہیں فائدہ مند ہوگی بلکہ آئندہ نسل کے لئے بھی کار آمد ہوگی۔کیونکہ اگلی نسل آپ کی ہی گود سے پرورش پاتی ہے، پروان چڑھتی ہےاور سیکھتی ہے۔

بیعت کا حقیقی مقصد روحانی ترقی ہے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ہر کوئی جو بیعت کرتا ہے اسے بیعت کا مقصد سمجھنا چاہئے ۔انہیں اپنے آپ سے سوال کرنا چاہئے کہ آیا انہوں نے بیعت دنیا کی خاطر کی ہے یا خدا تعالیٰ کے لامتناہی افضال اور انعامات سمیٹنے کے لئے ؟ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ بدقسمتی سے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے بیعت تو کی ہے مگر کوئی روحانی ترقی نہیں کی اور وہ دینی علم اور روحانی معرفت کے بغیر رہے۔ان کے اعمال حقیقی خوبصورتی اورتقویٰ سے خالی رہے۔اور نیکی میں ترقی کرنے کی بجائے وہ خودکو گناہوں کی طرف دھکیلتے رہے۔پس اسی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی

جماعت کو باور کروایا کہ یہ ایک عارضی زندگی ہے خواہ وہ آسانی میں یا مشکل میں گزرے اور یہ چند دنوں، مہینوں یا سالوں میں ختم ہو جائے گی ۔آپؑ نے فرمایا کہ اخروی زندگی دائمی زندگی ہے لہٰذا اس عارضی زندگی کا ہر لمحہ اس دائمی زندگی کے لئے بیج بونے میں گزارنا چاہئے۔

بیعت کرنے کے فائدے

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مزید سمجھایا کہ بیعت کرنے کے دو فائدے ہیں ۔ پہلا تو یہ کہ انسان کو خدا کا محبوب بناتی ہے اور انسان کو نیک بنانے اور روحانی طور پر ترقی کرنے میں مدد کرتی ہے۔ دوسرا فائدہ خدا کے مامور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا یہ ہے کہ انسان شیطانی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔پس ہمیں مسلسل اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ آیا ہم خود کو شیطان سے بچا رہے ہیں اور اپنے دلوں کو پاک کر رہے ہیں؟ ہم شیطانی اثرات سے تب ہی محفوظ رہ سکتے ہیں جب ہم خدا کے حقوق ادا کریں اور اس کے احکامات کی تعمیل کریں۔اگر ہم یہ کریں گے تب ہی کہا جا سکے گا کہ ہم خدا کے حقوق احسن طور پر ادا کر رہے ہیں۔ بہت سارے آپ میں سے جو میرے سامنے بیٹھے ہیں پیدائشی احمدی ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی ۔اس بات کا نشان کہ خدا نے ان کی دعائیں اور نیک اعمال قبول کر لئے ، یہ ہے کہ ان کی نسلیں احمدیت اور خلافت سے وابستہ ہیں۔یاد رکھیں کہ آپ کے آباء واجداد کو احمدیت قبول کرنے کے نتیجے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور قربانیاں دینی پڑیں۔ بہت

سے مواقع پر انہیں اپنے دوستوں اور خاندان کی مخالفت برداشت کرنی پڑی۔ آپ کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ وہ دنیا کو اور اپنے پیاروں کو ایمان کی خاطر چھوڑنے کے لئے تیار تھے۔ اور آپ کے بہت سے آباء کو پاکستان میں اپنے گھر مخالفت کی بناء پر چھوڑنے پڑے۔ تاہم ایسی قربانیاں بے معنی ہیں اگر ان کے ساتھ دین اور بیعت کی اغراض اور تعلیمات پر عمل موجود نہیں۔ پس آپ سب کو کوشش کرنی چاہئے کہ دوسروں کے لئے ایک اچھی مثال بنیں خصوصاً مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے۔ آپ کو ہی مقامی لوگوں کو بچانے اور ان کی سچائی کی طرف رہنمائی کرنے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ آپ کا کردار اور تشخص آپ کے اردگرد رہنے والے لوگوں کے لئے متأثر کن ہونا چاہئے تا کہ آپ معاشرے میں اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کرنے کا ذریعہ ہوں۔

دین کی سچی اور روشن تعلیم پھیلائیں

آج اسلام پر ہر طرف سے حملے اور رہے ہیں اور اسے بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لہٰذا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جماعت کی یہ ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ ان غلط اعتراضات کے جواب دے۔ یہ احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن بدنما داغوں کو دھو ڈالیں جو کہ دین کی اقدار کو داغدار کر رہے ہیں۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ اسلام کی سچی، بے داغ اور روشن تعلیم سے لوگوں کو روشناس کروائیں۔ لیکن آپ یہ سب کچھ اُس وقت کر سکتے ہیں جب آپ کے اپنے اعمال اعلیٰ درجے کے ہوں گے۔ جب آپ اس معیار کو حاصل کر لیں گے

تب ہی آپ کا کردار یہ ثابت کرے گا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے جو کہ مکمل طور پر انسانی فطرت سے مطابقت رکھتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبران کی ذمہ داری

لجنہ اماء اللہ کی ممبران ہونے کے لحاظ سے آپ کی یہ خاص طور پر ذمہ داری ہے کہ آپ اس غلط الزام کا داغ دھوئیں کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر ظلم روا رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ آج میں نے خاص طور پر پردہ کے متعلق بات کی ہے حالانکہ اور بھی کئی اسلامی احکام ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پردے پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ عورتوں کے حقوق کو غصب کرتا ہے۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ بالکل ایسی بات نہیں ہے بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ پردہ اور حجاب کے ذریعہ عورتوں کا صحیح وقار، حریت اور آزادی قائم ہوئی ہے۔

خدا کے کسی حکم کو چھوٹا یا غیر اہم نہ سمجھیں

حجاب نہ صرف عورتوں کو ظاہری طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی محفوظ رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خدا کے کسی حکم کو چھوٹا یا غیر اہم نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ ہر حکم اہم ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ انسانوں کو اس کی عبادت کرنی چاہیئے اور عبادت ہی انسان کی پیدائش کا اصل مقصد ہے۔ عبادت یہ ہے کہ پانچ وقت نماز ادا کی جائے اور ہر لمحہ ذکر الٰہی کیا جائے ۔اس کے علاوہ، سچی عبادت اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے ہمارا ہر

عمل خدا کی رضا کی خاطر ہو۔اگر یہی ہماری نیت ہوگی تو ہمارا ہر عمل چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ،عبادت بن جائے گا۔چونکہ خدا نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھروں کی دیکھ بھال کریں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں اگر وہ یہ کریں گی تو یہ بھی خدا کی عبادت ہی ہوگی۔اگر اللہ کہتا ہے کہ عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زینت اور وقار کا خیال رکھیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے شادی کریں تو یہ بھی اس کی عبادت ہے۔اللہ کے اور بھی بہت سے حکم ہیں،اس سب حکموں کی اگر تعمیل کی جائے تو اسے بھی خدا کی عبادت ہی کہا جائے گا۔اگر آپ ایسے معاشرے میں رہتے ہیں جس میں خدا کے بعض احکام کی تحقیر کی جاتی ہے یا مذاق اڑایا جاتا ہے پھر بھی آپ خدا کے حکم کی تعمیل جاری رکھیں ،اس کے نتیجے میں آپ اپنی ثابت قدمی کے عوض خدا کے افضال اور انعامات حاصل کریں گی۔اس لئے اس معاشرہ میں اگر آپ پورے طریقہ سے حجاب کو ملحوظ رکھتی ہیں تو آپ اللہ کے بہت سے انعامات کی مستحق بنتی ہیں۔اگر آپ پورے طریقہ سے حجاب کریں گی تو آپ اندر اور باہر سے بالکل صاف ہو جائیں گی۔جب آپ کے کپڑے پُروقار ہوں گے تو فطرتی طور پر آپ کے دل و دماغ میں پاک خیالات سرایت کریں گے۔جب آپ اچھے اور مناسب کپڑے خدا کی خاطر پہنیں گی تو لامحالہ آپ یہ سوچیں گی کہ مزید کس طریقے سے آپ خدا کو خوش کر سکتی ہیں۔آپ پاکیزہ اور متقیانہ زندگی گزارنے کی مزید راہیں بھی تلاش کریں گی۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ہر کام خدا کے لئے ہوتا ہے۔اور جو کچھ بھی اس کی خاطر کیا جائے

چاہے وہ نماز ہے یا کچھ اور، وہ عبادت میں ہی شمار ہوگا۔

ہر احمدی کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے۔ آپ لوگوں کو ہمیشہ اس یقین پر کار بند ہونا چاہئے کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کو خدا نے خود قائم کیا ہے۔ پس وہ اس کی ہر ممکن طریق پر مدد اور نصرت کر رہا ہے۔ میرے سامنے جو عورتیں بیٹھی ہیں ان میں سے بہت سی وہ ہیں جن کی خدا نے خود احمدیت کی سچائی کی طرف رہنمائی کی ہے اور وہ جان چکی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننے کے لئے انہیں مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونا پڑے گا۔ امسال جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت کی تقریب میں دستی بیعت کے نظارے کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان بیعت کرنے والوں میں ایک انگریز خاتون بھی شامل ہے۔

بیعت کے دو حصے ایمان اور عمل

جس طرح خدا لوگوں کے دل بدل رہا ہے اور انہیں احمدیت کی طرف مائل کر رہا ہے یہ ایک بڑا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے لئے چاہتا ہے کہ وہ بڑھے اور ترقی کرے۔ تا اس کے ذریعہ اسلام کی حقیقی تعلیم اور عزت دوبارہ دنیا کے کونے کونے میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ اگر ہم اس خدائی مدد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو اپنی روحانی حالت اُس معیار کے مطابق بنانی چاہئے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہم سے چاہتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے

فرمایا ہے کہ بیعت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ایمان اور یقین ہے۔ آپؑ نے ایمان میں بدعات کے پیدا ہونے سے متنبہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جماعت کو اس طرح کی چیزوں سے بچنا چاہئے۔

آپؑ مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ بدعت مختلف طریق سے راہ پاسکتی ہے اور یہ لوگوں کو صحیح ایمان سے دُور لے جاتی ہے۔ جیسے پردہ اور حجاب کو صرف اس لئے چھوڑ دینا کہ لوگ اس سے بُرا مناتے ہیں یا پھر دوسروں کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے پردہ کو چھوڑ دینا یا شادیوں پر فضول خرچی کرنا اور نمازوں کو بغیر کسی وجہ کے جمع کرنا یہ سب بدعات ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ یہ سب بدعات کی مثالیں ہیں۔ بدعات ہی ہیں جنہوں نے انسانیت کو ایمان اور خدا سے دور کر دیا ہے اور ایمان کو بھی خراب کر دیا ہے۔ آپؑ نے بتایا کہ دوسرا حصہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا یہ ہے کہ عملی طور پر اسلام کی تعلیمات اور عقائد پر عمل کیا جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ محض کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ورنہ اتنے تفصیلی قرآن کی کیا ضرورت ہے؟

ایمان ایک باغ ہے اور عملی حصہ اس کا پانی ہے

ایک بہت خوبصورت مثال دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ایمان ایک باغ کی طرح ہے جو پھلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور ایمان کا عملی حصہ صاف پانی کے مشابہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ باغ چاہے جتنا بھی خوبصورت ہو اگر پانی نہ ملے تو وہ آخرکار برباد ہو جائے گا۔ پس اسی

طرح یہ ضروری ہے کہ عملی طور پر اپنے مذہب کی پیروی کی جائے۔ تعلیم خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو شیطان آ کر اسے خراب کر دے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ یہی اسلام کی تیسری صدی کے بعد ہوا۔ چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ مسلمان اپنی تعلیم کو بھول گئے اور باوجود اس کے کہ قرآن موجود ہے مگر ایمان ان کے دلوں سے اتر گیا ہے۔ اب یہ زمانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے جو آپؑ کی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے وہ جان لیں کہ ان کا ایمان کمزور ہو جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کے دلوں سے بالکل اتر جائے گا۔

اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے وعدہ کیا ہے حقیقی اسلام آپؑ کے ذریعے سے دنیا میں قائم ہو گا۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت قائم کی گئی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس مقصد کو مدنظر رکھنا چاہئے اور اسے اپنی زندگی کا مقصود بنانا چاہئے۔ ہمیں اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کی سچی تعلیمات کی پیروی کرنی چاہئے۔

احمدی خواتین کے پردہ کی چند مثالیں

اللہ تعالیٰ کی مدد ایسی ہے کہ ہم بار بار دیکھتے ہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ اپنا فضل جماعت پر نازل کرتا ہے اور آپ میں سے بہتوں نے اس فضل کو اپنے اوپر نازل ہوتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ میں اب کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں۔

ایک احمدی خاتون جن کا تعلق کینیڈا سے ہے انہوں نے پردہ کے

حوالے سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب انہوں نے اپنی تعلیم اچھی پوزیشن کے ساتھ مکمل کی تو نوکری کے حصول کے لئے بہت تگ و دو کرنی پڑی کیونکہ وہ پورے طور پر پردہ کرتی تھی۔ اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ جو مرضی ہو جائے میں اسی طرح پردہ کروں گی۔ بعد میں اسے کئی نوکریاں بھی ملیں لیکن اس نے سب چھوڑ دیں کیونکہ وہ سب کہتے تھے کہ حجاب کے بغیر نوکری ملے گی۔ بہر حال اللہ کی خاطر اس نے تمام نوکریاں چھوڑ دیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ اس پر اپنا فضل نازل کرے گا اور اس کو اس قربانی کے لئے انعام دے گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور اسے انعام ملے۔

ایک اور عورت ماریہ صاحبہ جن کا تعلق جرمنی سے ہے لکھتی ہیں کہ احمدیت قبول کرتے ہی میں نے پردہ کرنا شروع کر دیا میں جرمنی میں ایک ہسپتال میں کام کرتی تھی اور ہسپتال کی انتظامیہ نے کہا کہ پردہ کرنا چھوڑ دو میں نے حضور کو دعا کے لئے لکھا حضور نے جواب دیا کہ اللہ ایسے حالات پیدا کرے جس میں آسانی کے ساتھ کام کر سکیں۔ آخر میں اس کو جبراً نوکری سے استعفیٰ دینا پڑا۔ کیونکہ ہسپتال انتظامیہ اپنے مطالبہ سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔ بہر حال اس نے اپنے ایمان کو کمزور نہیں پڑنے دیا اور کچھ ہی عرصہ بعد اس کو اس سے اعلیٰ نوکری مل گئی۔ الحمد اللہ

ایک احمدی خاتون صدیقہ صاحبہ جن کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے وہ ایک پرائیویٹ کمپنی میں انجنیئر ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی

خواہش ظاہر کی اور اپنی کمپنی سے چھٹی کی درخواست کی۔ جب انتظامیہ کو معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہیں اور لندن اپنے خلیفہ سے ملنے اور جلسہ میں شامل ہونے جارہی ہیں تو انتظامیہ نے ان کو استعفیٰ دینے پر مجبور کیا اور انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ ایسا کرنے کے بعد انہوں نے مجھے دعا کے لیے لکھا۔ بعد ازاں ان کے مضبوط ایمان کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان پر انعامات نازل کیے۔ انھوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں نوکری بہت مشکل سے ملتی ہے لیکن ان کو بغیر کسی پریشانی کے صرف ایک درخواست پر بہترین نوکری مل گئی۔ پس اللہ ان لوگوں پر اپنا فضل نازل کرتا ہے جو اپنے ایمان کی صحیح رنگ میں حفاظت کرتے ہیں اور ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ یہ بیعت کا حقیقی مفہوم ہے، جس کا مطلب ہے کہ میں اپنے دین کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم رکھوں گا۔

ہمیشہ دین کو دنیاوی معاملات پر مقدم رکھیں

یاد رکھیں کہ اللہ کسی بھی قربانی کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اسی طرح جو شخص احمدی ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی مخالفت یا ظلم سہتا ہے، وہ جان لے گا کہ خدا اس کو اس کے صبر اور ثابت قدمی کا بدلہ بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ یہ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اللہ کی مدد جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ پس چاہئے کہ ایسی مثالیں ہمیں مزید آمادہ کریں کہ ہم اپنے دین کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور ہمیشہ دین کو تمام دنیاوی معاملات پر مقدم رکھیں۔ تب ہی ہم سچے احمدی تصور ہوں گے۔

احمدی عورتیں اسلامی تعلیم کی بہترین مثالیں بنیں

میں دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ کبھی اپنے دین کے کسی حصے یا خدا کے کسی حکم کو غیر اہم نہ سمجھیں۔ ہر حکم برابر اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ خدا کے انعام اور قرب تک پہنچاتا ہے۔ اللہ آپ سب کو دین کے ہر پہلو پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آپ سب خصوصاً اس معاشرے کے رہنے والے اپنی عزت اور حیا کی حفاظت کرنے والی بنیں اور دوسروں کے لئے تقویٰ کی قابل تقلید مثال بنیں۔ آپ سب احمدیت کی حقیقی روح اپنی آنے والی نسلوں میں منتقل کرنے والی ہوں۔ آپ سب، اپنے اعمال سے یہ غلط ثابت کرنے والی ہوں کہ اسلام عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک رکھتا ہے۔ آپ سب دنیا کو یہ ثابت کرنے والی ہوں کہ احمدی مسلم جماعت کی عورتیں اور لڑکیاں اسلام کی حقیقی تعلیم کی بہترین مثالیں ہیں اور وہ آزادی کا حقیقی مطلب جانتی ہیں جس کے ذریعے سے عورت کی عزت اور ناموس قائم ہوتی ہے۔

ایک عیسائی صحافی عورت کا تبصرہ

اب میں اپنا خطاب ایک چھوٹے سے واقعے پر ختم کرتا ہوں جو امسال جلسہ سالانہ میں ہوا۔ ایک صحافی عورت اس مرتبہ جلسہ کے موقعہ پر آئی وہ عیسائی تھی اس نے جلسہ دیکھا اور بڑی عزّت کے ساتھ سکارف پہنے رکھا۔ اس نے ہماری لجنہ میں کافی وقت گزارا اور کچھ لجنہ ممبرات سے بھی ملی۔ بعد میں اس نے

کہا کہ میں سوچتی تھی کہ مسلمان عورتیں آزاد نہیں ہوتیں اور ان سے ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ وقت یہاں گزارنے سے معلوم ہوا کہ احمدی عورتوں کی دوسرے تمام مذاہب سے زیادہ عزت کی جاتی ہے یہاں تک کہ اتنی عزت مجھے اپنے چرچ میں بھی نہیں ملی۔ اس نے کہا کہ وہ ایسے ماحول میں رہنے کے فائدہ کو بخوبی سمجھ چکی ہے جہاں کوئی مرد نہیں اور یہاں چل پھر کر بہت اچھا لگا۔ وہ اپنے آپ کو بالکل آزاد محسوس کر رہی ہے۔

پس ہماری عورتوں اور لڑکیوں کو چاہئے کہ پردہ کے معاملہ میں وہ کسی قسم کی احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ یاد رکھیں ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دوسروں کو سیدھا راستہ دکھانا ہے۔ ہم نے دوسروں کے پیچھے نہیں چلنا۔

پس یہ وہ معیار ہیں جو آپ کو اپنانے چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ تمام دنیا صحیح اسلام اور اس حقیقی آزادی سے واقف ہو جائے کو جو اسلام عورتوں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر آن اپنا فضل نازل کرتا رہے۔ آمین

(لجنہ اماء اللہ یو کے کے سالانہ اجتماع منعقدہ 26 اکتوبر 2014ء سے خطاب)

اردو میں خطاب

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو زبان میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ: آپ میں سے اکثر پاکستان سے آنے والی ہیں جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئی ہیں یا جرمنی سے آنے والی ہیں جو

گزشتہ چند سالوں میں جرمنی سے آکر یہاں آباد ہوئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ چاہے وہ جرمنی سے آنے والی ہوں یا پاکستان سے آنے والی ،سوائے چند ایک کے اکثریت ان ممبرات کی ہے جن کو اپنے ملک میں مذہب کی آزادی نہیں ہے اور مذہبی آزادی کے نہ ہونے کی وجہ سے انہیں ملک چھوڑنا پڑا۔حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کی وجہ سے ہجرت جو ہے اس کی اللہ تعالیٰ نے بھی اجازت دی ہے ۔بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جن کی Persecution ہوتی ہے جن پر ظلم کئے جاتے ہیں اگر وہ مذہب کی وجہ سے اپنے وطن کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہتر انعام دے گا۔ان کے حالات کو بہتر کرے گا۔اور آپ سب جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے الا ماشاء اللہ ساروں کے حالات یہاں آکر بہتر ہی ہوئے ہیں ۔آپ کی اپنی کوئی قابلیت نہیں تھی کہ آپ سمجھیں کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے آپ کو اس ملک میں رہنے کی اجازت ملی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ سب کچھ جو آپ کو ملا ہے وہ احمدیت کی وجہ سے ملا ہے۔اس وجہ سے ملا ہے کہ اپنے ملک میں آپ پر ظلم ہورہا تھا۔جو جرمنی سے آئی ہیں وہ لوگ بھی کچھ عرصہ پہلے ہی اسی وجہ سے پاکستان سے جرمنی آئے تھے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں تھی ۔پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو یہ انعام دیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے دیا ہے۔آپ کے حالات جو بہتر ہو رہے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہو رہے

ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد میں نے جو باتیں ابھی انگریزی میں انگریزی دان طبقے کے لئے کہیں ہیں وہ یہی ہیں کہ ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے اپنا بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیعت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم عملاً اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ ہم عملاً قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ قرآن کریم نے ہمیں بہت سارے احکامات دیئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ سات سو احکامات کا ذکر فرمایا ہے۔ گو دوسری جگہوں پر اور بھی تعداد لکھی ہوئی ہے لیکن بہرحال سات سو احکامات کے بارے میں بتایا۔ تو اگر ہم لوگ قرآن کریم کے احکامات کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتیں یا کرتے تو ہم بیعت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والوں کے لئے مقدر کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری عبادت کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی اور اپنی بچیوں کی عزت و ناموس اور عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں اور خاوندوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ بعض دفعہ بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں گھروں میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور اس میں جو ہماری بڑی بوڑھیاں ساسیں، مائیں ہیں ان کا کردار بھی بہت ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ گھروں میں امن اور سکون پیدا کریں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے گھروں کو بعض دفعہ بعض

عورتیں برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ صبر اور حوصلے کے ساتھ یہ برداشت کرنی چاہئیں ۔یہ نہیں کہ ذرا سی بات ہوئی اور فوری ردعمل میں آ کر جتنا ظلم ہوا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ظلم کر دیا جائے ۔تو یہ ساری باتیں آپ کو یاد رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم دیا ہے تو عبادت میں نماز کے علاوہ سب احکامات بھی آ جاتے ہیں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسرے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عبادتوں میں شمار کر لیتا ہے۔پس آپ لوگ اپنے عملی نمونے یہاں دکھائیں ۔اس قوم کے لئے بھی، اپنے بچوں کے لئے بھی آئندہ نسلوں کے لئے بھی ۔ان نسلوں کی تربیت کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ اس ماحول میں پہلے سے زیادہ کوشش آپ کو کرنی پڑے گی ۔اپنی روحانیت میں ترقی کریں ۔آپ کے عملی نمونے روحانیت میں بھی ہونے چاہئیں اور اپنی نسل کی تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں ۔عام طور پر ہماری بڑی بوڑھیوں میں زیادہ بدعات ہوتی ہیں۔جب ان کے پاس پیسے کی کھل ہوئی تو وہاں شادی بیاہ پہ بلاوجہ کی رسومات اور بدعات کو انہوں نے شروع کر دیا ہے۔زیور کپڑا اس کا بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت احمدی خواتین کی ایسی ہے جو چندوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں بلکہ بعض ایسی ہیں کہ جو مردوں کو چندوں کی

ادائیگی کی طرف مائل کرتی ہیں ۔بعض ایسی ہیں جو مردوں سے بڑھ کر خود چندے ادا کرنے والی ہیں ۔پس سب ایسی عورتیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہیں ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی جو طرزِ عمل ہے اس کے پیچھے چلنے کی کوشش کریں نہ کہ اس دنیا میں آ کر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں ۔اگر دنیا کے پیچھے دوڑنے لگیں تو یہاں شاید دنیا تو آپ کو مل جائے لیکن جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے باتیں کی ہیں پھر آخرت میں کوئی reward اس کا نہیں ہوگا ۔کوئی بدلہ اس کا نہیں ہوگا ۔کوئی جزا نہیں ہوگی ۔ پس ایک احمدی عورت کا کام ہے اور فرض ہے کہ وہ اللہ کی خاطر ہر کام کرنے کی کوشش کرے تا کہ اس دنیا میں بھی جزا پانے والی ہو اور اگلے جہان میں بھی جزا پانے والی ہو۔

پس پھر میں کہوں گا بار بار یہی کہوں گا کہ اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2014ء)